

Vol II
No 86



Friday
25th July, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGES
Starred Questions and Answers	2258—2261
Short Notice Questions and Answers	2261—2263
Unstarred Questions and Answers	2263—2266
Supplementary Demands for Grants	2266—2267
I A Bill No XXVI of 1952 the Hyderabad State Supplementary Appropriation Bill 1952	2267—2268
Discussion on the Motion for increase of subvention and Grants in aid to the State of Hyderabad	2268—2269
Announcements by the Speaker	2269

Price: Eight Annas.

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, the 25th July, 1952

(THIRTY SIXTH DAY OF THE SECOND SESSION)

THE HOUSE MET AT HALF PAST NINE
OF THE CLOCK

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Stated Questions and Answers

Mr. Speaker We shall take up questions

Oomanua University

*158 Shri Hanumanth Rao (Mulug) Will the hon the Chief Minister be pleased to state —

Were the accounts of the University annually audited during the last five years? If so, will the reports be placed before the House as the Government spends over rupees fifty lacs on the Institution and the post of the Financial Adviser has been honorary?

جواب مسٹر (شری بی رام کس راؤ) اسکا جواب ہے کہ اسکی آڈٹ نہیں گورنمنٹ کے ذریعے ڈھائی لاکھ روپے کی طرح کیا گیا ہے۔ اسکا حساب ۲۷ لاکھ کی رقم کی ری آڈٹ (Pre audit) آڈٹ ہے۔ ریکی ہے۔ اسکا اکاؤنٹ جرنل کے تحت ہے اور اس آڈٹ (Post audit) اکاؤنٹ جرنل کے تحت ہے۔ اس آڈٹ میں ڈھائی لاکھ روپے کے لحاظ سے ٹیسٹ ریکارڈ کی طرح اس ڈائریکٹ کے کمرل میں دیکھی ہے۔ اس کا بعد یہ ہو رہا ہے لیکن اس مسئلہ میں یہ کم احاطہ ہے کہ یونیورسٹی کے مالیاتی حاجات اور انڈر اسٹریکچر (Internal administration) کا معاملہ ہے جس کے متعلق اس طرح کے حالات ہیں۔ کہ یہ بھی آئی۔ آر۔ آرسل میں درج کیا گیا ہے۔ اس میں یہ معاملہ ہے کہ ایک (Contact) کر کے دیکھ سکتے ہیں۔ اس میں اس ڈائریکٹ کے رٹول کا یہ حوالہ ہے کہ اس کے متعلق اس ڈائریکٹ کے متعلق ہے۔

the Audit Officer of the Oomanua University and his staff who are at present working under the control of the

2254 25th July 1952 *Staff Questions and Answers*
 Accountant General Hyderabad State will come under the
 control of the Finance Department from 1st June, 1952 "

۱۰ حال ازان

The question regarding the absorption of the staff and their scales of pay consequent on the general revision of the University scales of pay are under consideration of Government.

اسکے میں نا ہوئے ذمہ داری جب ہی طرف سے آگے کی بھی و کا جو
 اساتذہ و اساتذہ کے ساتھ اب کی آگے کا کام لکھنا
 ڈانٹ کی طرف سے ہو رہا ہے۔ مکے عد میں ہیں۔ جہاں اور کمی قسم کی کی
 ہر ایک میں درجابہ طلب رہا ہے

شری وی ٹی ڈیٹا (۱۱ کوڑ) جب ہم کا ہر طور کرے ہیں
 اور ریل پاس ہونے والے و حواس کو معلوم ہے کہ اس کا
 حرج نہ رہے ہو رہا ہے اور مکے اگوس ام ل ابرک وال (Available)
 ہوئے حاسے

میری بی رام کس راڈ و حواس ایک انامس ماڈی ہے اسکے بے ٹک
 اوں بے حاملین و احبار ہیں۔ اعلیٰ صحت کے ہیں البتہ حامل
 حاملین و گورنر رائے ڈانڈ کوڑی ہے حامل مگر میری ایک ڈو روڈ
 ہر ایک میں لکھ و حواس میں گورنر کے ایک نامہ کے کی حساب سے
 کہ میں نا ڈانڈ ہل حاملین میں سوڑ دے سکی وہ وہاں ہر ایک
 سے بھی آوروں و روڈی ہیں و حواس کو حرا ب گرانٹ ڈا حاسے و کس طرح
 حرج ڈا حاسے آگے لے رہے ہیں جن کہا کہ مگر اس اولسل میں
 ہو سکے مگر لکھ لکھ مکے حرج کرے کی جس ردہ ڈی ہے و بھی
 گورنر کی ایکٹ ہائی (Elected Body) ہے اگر آرمل میرہ حاسے ہیں
 کہ سال اسسٹنس ڈا حاسے اسسٹنس کا حاسکا ہے اس کی و ح
 ہیں بے لکھ ہر ایک نامس ماڈی کی ہر ایک میں و حاسے عد اسل کے
 و (Purview) سے نا ہو حاسے

مسٹر اسپیکر اوپن رپورٹ (Annual Report) میں ہوگی ہے

شری بی رام کشن راڈ حان لکھیں حواس کے سب پر رکھے گئے ہر
 ہوں۔

مسٹر اسپیکر ۱۰ رپورٹ میں ہی نہیں

شری بی رام کشن راڈ مجھے معلوم ہے کہ سبک انورس
 (Public information) گئے و پلس ہوئی نہیں نا جن لکھ ایے حواس کے سب
 پر رکھے گئے ہر ایک

Star ed Questions a d A n s e s 24th July 1952 222

سری وی ڈی دھسانڈے کے نام پر
 کے لئے مقرر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے
 سری بی رام کمار و میں نے بھی اس کے نام کا ہاؤس کے لئے
 کہے ہیں

Mr Speaker Let us proceed to the next question *Shri G Hanumanth Rao*

159 *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon ble Chief Minister be pleased to state —

Were the questions of transfer of control to the centre and that of the adoption of Hindi medium to the benefit of the whole of South India placed before the different bodies of the University?

سری بی ایم کسٹور بے
 کے نام پر ہے وہ بے
 کے لئے مقرر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے
 سری بی رام کمار (Member of the)

سری وی ڈی دھسانڈے
 کے نام پر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے
 سری بی رام کمار کے لئے مقرر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے
 سری بی رام کمار کے لئے مقرر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے

سری وی ڈی دھسانڈے
 کے نام پر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے

سری بی رام کمار کے لئے مقرر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے
 کے نام پر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے
 کے نام پر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے
 کے نام پر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے
 کے نام پر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے

Shri M S Rajalingam (Warangal) May I know Sir whether the present Government is aware of the reasons for the ex Vice Chancellor not consulting the Senate over the transfer question?

سری بی رام کمار کے لئے مقرر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے
 کے نام پر ہے وہ کے کاؤس ہاؤس کے لئے لایا گیا ہے (Consult)

اس کی سرپرستی میں کیا گیا تھا اور وہ ہونے کے
روپوں 13

Shri M S Rajalingam My question was: What were the reasons for the ex Vice Chancellor for not consulting the Senate regarding the transfer?

شری بی رام کس راڈ کے لئے وہ کہے کی طرف سے ہی
وہ نے اس کے لئے اور اس کے لئے سو دنا ہے اورسی کی طرف
ہے 13 اس وقت سے وہ کہے

شری سید احمد علی (مخالف) تو اس کے لئے اس لئے اس لئے اور دوسرے
اور اس نے دنا کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
مکوہ موجود ہی ہاڈر اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

شری بی رام کس راڈ کے لئے وہ کہے کی طرف سے ہی
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اورسی کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ہاڈر اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

شری وی ڈی دھاساگرے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
لگا گیا تھا اور ہونے کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

شری بی رام کس راڈ کے لئے وہ کہے کی طرف سے ہی
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
لگا گیا ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

شری کے وی ہارڈر ڈی (مخالف) اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کی ہاڈر اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

شری بی رام کس راڈ کے لئے وہ کہے کی طرف سے ہی
کی حسب اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
بسر کے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کوئی پروپوزل اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

شری کے وی ہارڈر ڈی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
مکوہ آباد اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

شری بی رام کس راڈ کے لئے وہ کہے کی طرف سے ہی
یہاں دی ہے لیکن اورسی کی طرف سے کوئی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
سر کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri G Hanumanth Rao

*160 Shri G Hanumanth Rao Will the hon the Chief Minister be pleased to state —

(1) How many appointments carrying salary over rupees three hundred per mensem were made during the last five years in the University with the selection of the Public Service Commission?

(2) Was the Selection Committee of the University functioning during the last five years if so when? How many appointments were made by the Committee?

(3) Who made the major appointments the University Council or the Vice Chancellor in the absence of (1) and (2)?

(4) Were the appointments made during the last four years in view of Hindustani medium with Devanagari script or English medium?

(5) What is the proportion of the teachers with Urdu as mother tongue to the total strength of the staff both administrative and academic in Government colleges?

(6) How many Readerships were created recently? How many persons were recently given grades with retrospective effect? Is that a fact that the retrospective effect costs the University over a lakh of rupees?

شرمائی رام کٹن رائڈ () ۶ () جوسی کی - کس کی (۱۹۹۱ ع
کے نام کی بھی جب کہ یہ نصیبہ کہ گیا کہ ہاں یہ کے کہیں ہلک - وں
کھوس کو رہا (Refer) کہے ہاں لکس کسی کی ماں
۱۹۹۱ ع سے ۱۹۹۱ ع کے ۲۹ نامہ سن گئے گئے ہلکے مس
ہلک - وں کہیں کے ہلک (Through) کہے گئے

(۲) ۱۹۹۱ ع سے تمام ب و ووسی کو ملے نوہ سے لکس کسی ما
ہلک - وں کہیں کی ماں ا کہے

(۳) ۴ عرب دونوں ب و ب کو ملحوظ کہے ہوئے کہے گئے ہیں لکس
نعم (Preference) لکس کی گئی ہے - ہندی مالک
(Hindi knowledge) رکھے ہیں

(۴) ہونیوسی نہ رہے ماں لک (Data) ہیں ہے لک
کال مار (Call for) کہ ہر کا

ب رہا نہ روسی کی سلکس کسی کا سوال سا و س ا س میں کسی کے
 ح ر س رہے ہو گئے وراگ و حرس ا ہی ہوں نوطا ہے نہ اگا اور س
 دی رہا ہوگا لیکن جہاں تک ملک ا میں نہ ن با ملے س میں میں
 طح میں آد دی ڈارٹ میں (Heads of the Departments) کو اسوسی ا
 (Associate) کرتے ہیں ای طح و سس سسٹ کو بھی اسریٹ کا
 جانا رہا ہوگا اس سے رہے او کوئی نہ ا (सह) میں ہو سکا

شری کے وی ڈارٹ رٹلی کے سکی و صاحب ہیں ہو کی کہ سہ ۱۹۴۷ ع
 سے چلے گیا نہ روسی کے گرسد و س کے نہ رے کے ملے میں نو حوشی کو مل
 کو احبارت بھی لیکن ولس کے کے کچھ ع صا کے مدوا میں جالے نہ راب
 کیے اور ان کے بعد ملک مروس کے کے حمارا دے گئے اور اب حال حال
 میں پھر عہدہ نو روسی سلکس کسی کے نہ اور دے گئے ہیں اس طح احبارت
 کی سہیلوں کی کا نہ رے ہیں ؟

شری بی رام کشن رائے اس میں کوئی کمزوری (Confusion) کی بات
 نہیں ہے جو کہ خود ا مل سہرے راتہ اس نو رس سے وہ ہیں اس لیے
 میں سمجھا ہوں کہ عہ سے سارے میں ردا عار میں (Information)
 مانگیے کی کی نہ رے ہیں

شری کے وی ڈارٹ رٹلی میں جانا جانا ہا کہ عہا نہ و س میں میں
 پھر ڈکلاس ام ار کا گروٹ و س پر حوہ رکا گیا ہے ورا کے ڈ میں ہلکے و س
 کہیں کو رہ (Refer) لیے ہیں ان میں نہ م (Confirm)
 کہوں کا گیا کا آر مل مسر میں و صاحب کر دیکھ ؟

شری بی رام کشن رائے اگر کسی حمارا سہال غلط ہوا ہے نو و الگ سوال
 ہے جس طرح ملک مروس کہیں کے ریکمڈ (Recommend) کیے
 ہوئے کہیں کے گریٹ ۱۱ عہدہ مل کر رہی ہے اسی طرح و س کی کہ ملے بھی
 مول کا ہ کا و و می کو ل کے اس سٹ آرڈر ا کر کوٹ (Execute)
 کے کا احبار ہے جاتے ملکس کسی ریکمڈ کے نا ملک و س کہیں اب
 صورت حال نہ ہے کہ ہلکے و س کے ن عروا کے سلسلہ میں کہہ ڈا میں ریکمڈ
 کرتے ہیں کہہ رڈر (Refuse) کر رہا ہے کہ جو کہ و س
 گریٹ سس میں ہیں ہے اس لیے ان کے لیے و کسٹڈ میں ڈ کیوں سلکے اور
 ریکمڈ کے کہ کہہ اگ و اسکا کے نو پرموٹ کہ ساں بھی ان سے کسٹڈ میں
 ملک کے اہم کرنے کا ملڈا کیگی ابھی نہ سلسلہ حکم کے رر غور ہے
 اس کا کوئی عملی منصہ میں ہوا ہے

شری کے وی ڈارٹ رٹلی کا نہ و س کی انامس ڈا کی احبار میں
 ہ راب کی حد تک عہ ا دوہے نہ رے میں بھی ہے ؟

Starred Questions and Answers 25th July 1952 2261
 be allowed shall be available for the asking and answering
 of questions

سری جے بی مکال راو (محوط) ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 میں ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

Mr Speaker Rather impatient

سری جے بی مکال راو ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 میرا سیکر ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

Short Notice Questions and Answers

Shri Papi Reddy (Ibrahimpatan General) Sir I am
 informed that my short notice question is going to be ans-
 wered to day

Mr Speaker Yes That is going to be taken up

Shri Papi Reddy My short notice question is

Will the hon Minister for Revenue be pleased to state

(1) Whether it is a fact that in village Pasham Banda
 of Hyderabad West taluqa a Khariy Khata land of 117 acres
 and 8 guntas which was being cultivated by the Harijans
 of the neighbouring village Gagan Pahad now in the
 possession of one Shri Madhusudhan Rao?

(2) Whether it is a fact that the Harijans of Gagan
 Pahad were promised the patta of the above land by the
 Tahsil?

(3) Is it true that Shri Madhusudhan Rao who is
 the nephew of hon the Chief Minister obtained the patta
 of the above land in a most surreptitious manner using undue
 influence and with the connivance of the district administra-
 tion?

(4) If so the reasons why the patta was given to Shri
 Madhusudhan Rao as against the Harijans of Gagan Pahad
 in utter disregard of the alleged promise given to them by the
 Tahsil

Shri B Ramakrishna Rao

(1) It is a fact that in village Pasham Banda of
 Hyderabad West taluqa Khariy Khata land of 117 acres and

8 guntas is now in possession of Shri Muthusudhan Rao. It is absolutely incorrect that this land was being cultivated by the Harijans of Gagan Pahad at any time.

(2) It is not at all correct that the Tahsil made any promise of assignment of this land to the Harijans of Gagan Pahad.

(3) It is entirely untrue that Shri Muthusudhan Rao who is the nephew of the Chief Minister obtained the patta of the above land in a surreptitious manner using undue influence and with the connivance of the district administration. It is an unwarranted insinuation. The patta was obtained in the usual manner under Circular No 61 of 1950 in an open auction held on 28th October 1951 when more than 20 villagers were present and some of them took part in the bidding.

(4) The Harijans of Gagan Pahad had never been in possession of the land nor did they ever cultivate it even on any temporary basis. The land in question formed part of the Saif-ul-Khas and for years together was being auctioned for grazing purposes. There was no promise given by the Tahsil to the Harijans and no promise was broken. The patta granted to Mr. Muthusudhan Rao was confirmed by the Deputy Collector in the usual course after about five months after the auction and has been finally sanctioned in the Jamabandi of 1952 by the Additional Collector. The Hyderabad district has not been notified as an area earmarked for special provision under the Special Rules and it was not incumbent on the Tahsil according to the rules to take action under the Special Local Rules and assign the land to Harijans disregarding Circular No 64 of 1950.

یہ وعدہ ہے کہ حیدرآباد میں تعلیم کے نام پر کون سے خارج کیا گیا ہے
 میں نے کہا (۳) اگر یہ ہے تو یہ مذکورہ دیہی روئے قصہ میں ہے
 لیکن یہ جانا چاہئے کہ یہ زمین کبھی بھی گنجانے والے کے ہر میں
 کا کاروں کے قصہ میں بھی اور گنجانے والے کے ہر میں بھی اس میں
 کو یہ پر ہے کا وہ کہا گیا تھا کہ یہ اس کے مذکورہ دیہی روئے کو
 میں نے اس کے پیش میں نام لیا ہے اس لیے اب اس کے لیے ٹیکٹ
 اس میں اس کے ساتھ اس (Connivance) کہنے کے میں
 حاصل کی ہے اور انہوں نے وہی ہے سے علوس (Influence)
 ڈالو تو اس میں یہ حاصل کیا ہے کہ ان ورڈس میں ہے تک نام لیا اور
 ہا ہا کہ اس میں ہے اس لفظ کا اردو میں صحیح یہ ہے جی ہوسکا ہے

اوپر (Open auction) حاکمی اور (۶۳) ۱ سا ۵۰
 نے سب ارج ۲ اذہر ۹۰ ع حامل آگیا کہ (۶) سے راندہ اوں گون
 کے لون وعاں خود ہے ان میں سے وٹوں سے مذدی اس آڈن میں سب
 سے راندہ رلی ویکہ دھو ن راوکی ہی ان لیے ان کے ام سا ارا آگیا حرو
 نیر (۶) کا وار یہ جس ارا ۹۰ سرد ۱۰ لہی عاری طور و ہی اس میں
 ہر کا سکی اور ان کے سے میں ہی رہی ہی صرف خاص کے علاقے کی
 میں ہی سب سرحد میں اہام ہوا اور علاہ دواں میں اہل ہوا و
 ان میں کے لہا کا ہراج لہا ۱۱ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 کا طور وعاں میں سا سب لہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 میں سے راج حرو کے ارج سے کے مذدی کا سب کے سب کی خطوری
 دی اور ۱۹۵۲ ع کی ۱۰ میں اڈن لہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 اسکی خطوری دی ہے ہذا اڈن لہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 لاوی رواں کے سب اس کا وی سب (Notification) جاری
 میں ہوا ۱ مل لو رواں اس سے حاو میں ہے اس رواں سے کی (۶۳)
 ۹۰ ع نے سب حاج ذہا ارا سب کے ہا و رواں سب لہا لہا لہا لہا
 اوکے سب حروں و لا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا
 کارروای کی ہے وہ سام طرہ لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا

شری پانی رانی ہلے ول کا سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا
 ہوں کہ اس وقت ہی وہ اس ر ن وعاں میں اور کا سب ہی وجود ہے۔ سہ ۱۹۵۲ ع
 سہ ۱۹۵۲ ع میں ہذا اس کے ام رواں لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا

شری رام کس رائ کا اس پر سب سب سب سب سب سب سب سب سب

Shri Papi Reddy Sir, I think I am entitled to put supplementary questions

I have got some documentary proof

Mr. Speaker There cannot be any argument here whether the documents which the hon Member has got or the documents which the Government have got—are correct or incorrect, it is not for the House to decide Besides this, this matter was referred to the Petition committee Therefore, there is no use of extending arguments of this nature now The hon Member has got only to seek information and if he finds the information furnished by the Government not correct he may take such action as he deems necessary

Shri Papi Reddy I shall now put supplementary questions

بول دی اس

میرا سکر - ام نے لپٹنا ہے نا لپٹی ہی تھی تو مصدہ میں داگیا
بول نا وال ا ر دوا

شرعی پانی ریشی بول نا وال ہے

شرعی بی رام کے راتوں بول ہی میں داگیا جب مصدہ میں ہیں و بول کا
نا وال ہے

شرعی پانی ریشی (Bidding procedure) رانی (Property)
عمل نا نا اس

شرعی بی رام کسی رات لٹک پڑا رہی ہیں نا میں اسکی مصدہ ریسو نوڑ
لپڑھا * ن حکم دیا ہے نا اگر راتوں میں (Propa Procedure)
اذاہب (Adopt) میں ناگیا ہے تو یہ مددہ کر دنا چاہیے

لیکن وہ میرا میں ان (۲۰) کے بعد احسار کا کیا ہے

شرعی پانی ریشی نا بدھو ودھی راو نا اعلیٰ میں ؟

شرعی بی رام کے راتوں میں نا اعلیٰ میں وہ ریس حاصل کر سکتے ہیں ۔

شرعی پانی ریشی ۱۰۰ ریم میں اس کا حراج ہوا ؟

شرعی بی رام کشن راتوں (۲۸۰) روپے میں حراج ہوا ۔

ایک آرمل میر - کیا (۱۲) انکر ریس صرف (۲۸۰) روپے میں حراج ہوئی ؟

شرعی بی رام کشن راتوں - میں میں حراج کا بیج امہ ہی موجود ہے اس میں
میں (۲) (۱) انکر و صرف پھر اور گھاس ہے جو ناغالی کتب زوہ ہے ۔ صرف
(۲) انکر ریس مال کتب ہے ۔ میں میں حراج ہی موجود ہے وہاں (۲) آدمی
موجود ہے (۲۸۰) روپے سے راند کی کسی نے لپٹی دی ہو کہ بدھو سودھی راو کی
بولنا (۲۸۰) کی ہی اسلئے ان کے ام ہر حراج سے بازو - م ہوا

ایک آرمل میر - ۴ ریم کتب داخل کی گئی ؟

شرعی بی رام کشن راتوں ۱۱ سال ہر کا عرصہ گزرا ہوگا ۔ میں اسکی دریافت
ہو رہی ہے کہ یہ ریم کتب داخل ہوئی

ایک آرمل میر - کسی موضع میں حراج ہوا ؟

شرعی بی رام کشن راتوں میں موضع میں حراج ہوا

Mr Speaker We have spent enough time. We have to give time for the Demands. There is another short notice question and I call upon Shri M. Buchiah to read his question.

Shri Pappi Reddy As a questioner I want to put a supplementary question Sir.

Mr Speaker Order Order.

Shri M. Buchiah Will the hon. Minister for Excise, Customs and Forests be pleased to state:

(1) Whether he is aware of the fact that a pamphlet entitled Excise Minister unmasked is being circulated in public at large (pamphlet enclosed)?

(2) Whether it is a fact that Shri Bankatlal Badruka has been given the contract for supply of wine?

(8) Whether he is aware of the allegation made in the pamphlet that in utter disregard of the legitimate claims of others the bargain has been settled with Shri Bankatlal Badruka?

مستور کار کا سرکشنس (سری ویکٹ ریگاری) ی
معارفے بھی وہ دن ملک میں گناہا ہے و کی دوی د وے
ہی و اب من حروب (پ) با ب ہے د کلال بد واد ہی با با
دنا گاہے اور وہ صبح ہے حروب (م) با حوب ہے د و د و د و د
مکت لال روکا کو ملہ دے با و عطف ہے وہ ہے ب کے حاصل ہے
ب باجم الله لطلب کیے گئے دیری حوالی کی اور دعال دھوب وہ
مندی و حاصل نام کلمے رکھی گئی ہ حوالی کی تاریخ بدل کر کے لیے رکھی گئی
پ لای کہ جس شخص نے وہ اطلاع دی کہ وہ ور جس جس میں ب کے
مرد ام ہے میں لیکن ابھی فارم میں دے جاری ہیں لہذا نام دلاے جائے اسے
وہ ثناء کے درجہ اطم صاحب کو ان کی اطلاع دی کہ کہ نام نہ
بہ اطلاع ہے میں لیکن عطف او میں لکھا تھا لیے میں نے یہ کہ
پ لای کے حوالے ۱۰ حوالی کی اور رکھی جائے وہ کی گئی ہیں لہذا
ناکہ رنایے رائے اس میں لہذا میں اطم صاحب کے حوالی کی ا ح
ہر کی مجھے یہ اطلاع ملی کہ ر اعلان کے ہر میں اس میں
دنا جائے ہیں میں نے اسی وہ اطم صاحب کو بدلوں و اطلاع دی کہ کہ
رائہ دی ہ وہ وسط رکن اور راد ہی ہو مجھے مسودہ کر کے مسودہ کرن
و حوالی کو ڈائرس دحل کے ہر کے اطم صاحب کے کہ لا اور لہذا ہ مجھے

شری بی رام کس راڈ میں انجمن راجس (Intervene) کریں
 ضرورتاً وہ لڑاؤ میں آرہے ہیں۔ لیکن وہ لوگ مدد حاصل کرنے
 میں نام نہ ہوئے ہیں وہ ایسی ناکامی کی وجہ سے ملک میں انجمنیں ہلا کر حکومت کو
 دھم دے رہے ہیں۔ لیکن ان کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی آرہے ہیں۔
 لیکن ان پر ایسا اثر ہے کہ ان کو حکومت لڑاؤ میں آجائے گا۔ میں آرہے ہیں۔
 لیکن وہ خود بھی آئے ہیں۔ تو یہی

شری ایم بی اے میں آرہے ہیں۔ تو یہی
 مسٹر اسکر اولڈ آرڈر ان لٹریچر میں آجائے

شری وی ڈی دھندلے اس لیے مدد دے گا۔ لیکن مدد دے گا۔ لیکن مدد دے گا۔
 عرصہ دریاں ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔
 لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔
 لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔

مسٹر فارم (شری ڈیوڈ راڈ) میں آجائے گا۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔
 لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔
 لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔

شری جے بی۔ منال راڈ اسکر ر کو میں نہیں کرتے۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔
 لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔
 لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔

مسٹر اسکر ایک گھنٹہ ہوگا۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔ لیکن وہ آرہے ہیں۔

Unstarred Questions and Answers

Osmania University

*161 Shri G Hanumantha Rao Will the hon the Chief Minister be pleased to state —

What is the total number of pupils studying the following languages in different colleges during the last 10 years ?

- (1) Telugu
- (2) Marathi

(3) Kannada

(4) Urdu

(5) Persian and Arabic

(6) Sanskrit

Shri B Ramakrishna Rao A statement giving the
available data is enclosed

[Statement

Statement showing the number of students who studied languages in the University College of Arts & Commerce for the year 1938-39 to 1948-49

Subject 1938-39 1939-40 1940-41 1941-42 1942-43 1943-44 1944-45 1945-46 1946-47 1947-48 1948-49

Arabic	45	6*	54	70	86	91	90	81	44	45	53
Kannada	5	8	8	9	7	8		3	6		4
Marathi	12	10	10	16	19	0	20	12	1	00	
Persian	71	9	8	71	79	61	60	44	28	10	9
Sanskrit	46	0	8	0	30	21	03	16	02	1	
Telugu	10	9	10	14		6	4	0	6	14	18
Urdu	90	20	23	20	112	114	80	03	6	4	0

Students who studied languages in the University College of Education during 1941-42 to 48-49

B Ed (Women Urdu)				0	3						4
B Ed (Men Urdu)	6	3		4	0	3	1	4			6
M Ed (Women-Urdu)						1					

Statement showing the number of Students who Studied Languages in the City Intermediate Science Co. for the year 1943-44 to 1948-49

Arabic					1	3					
Kannada					3	7	11	9	4		0

Marathi	9	15	91	18	4	2
Persian	14	30				
Sanskrit	10	33	40	90	10	8
Telugu	6	11	10	11	0	0
Urdu	16	80				

Statement Showing the Number of Students who Studied Languages in the Chaudhary Indramat at Aris College for the Years 1948-49 to 1948-49

Arabic	1					
Kannada	3	11	9	4	0	0
Marathi	2	15	91	18	4	2
Persian	14					
Sanskrit	10	30	40	90	10	8
Telugu	6	11	10	11	0	0
Urdu	16					

Statement Showing the Number of Students who Studied Languages in the Intermediate College Warangal for the Years 1958-59 to 1948-49

Arabic	0	11	90	8	0	9
Urdu & Persian	34	41	42	90	20	7
Telugu & Sanskrit	18	18	19	20	19	18

Statement showing the Number of Students who studied Languages in the Intermediate College Gwalior for the years 1938-39 to 1948-49

Subject	1938-39	1939-40	1940-41	1941-42	1942-43	1943-44	1944-45	1945-46	1946-47	1947-48	1948-49
Arabic	1	2	1	2	2	16	19	12	11	11	12
Kannada	8	14	6	6	12	16	10	10	10	8	7
Marathi	2	12	12	6	6	4	4	6	8	6	6
Persian	6	11	11	9	6	17	21	10	8	8	5
Sanskrit	5	26	2	14	18	16	14	7	4	8	8
Urdu	7	18	12	1	8	17	21	12	14	11	7

Statement showing the Number of Students who studied Languages in the Intermediate College Amritsar for the years 1938-39 to 1949

Arabic	4	0	0	7	6	8	9	9	0	11	12
Hindi	10	16	18	28	32	20	21	22	20	18	10
Marathi	7	9	14	20	28	24	19	19	21	24	21
Persian	11	11	9	19	26	20	20	10	14	6	11
Sanskrit	7	9	14	20	26	24	19	19	21	24	21
Urdu	10	10	12	26	32	30	31	22	20	18	12

State ment showing the number of Students who studied Languages in the Maibooch Inter Science College Secunderabad for the year 1947-48 to 1948-49

Statement showing the number of Students who studied Languages in the Dorai Uloom College for the years 1945-46 to 1948-49

Arabic	19	20	8	20
Hind		85	04	89
Persian	68	40	15	10
Urdu	86	80	04	90

*669 *Shri Ananth Reddy* Will the hon the Chief Minister (Revenue) be pleased to state

1 Whether it is a fact two Maqtas of Nizunabad taluqa namely Chinnapur and Khadiabad which were previously amalgamated with Diwan Nizama have been recently returned to the respective Maqtedars?

(2) If so, for what reasons?

3 Whether as a result the Maqtedar will be treated as the sole proprietor of the lands whether the patta stands in his name or not?

Shri B Ramkrishna Rao

1 Yes

2 As regards Chinnapur Maqta, the matter was examined by the Nazim Atiyat who declared it on the basis of the sanad and other records that it is an Araz Maqta which is not covered by the provisions of the Jagir Abolition Regulation. A similar representation was made about Khadiabad which, on examination, was also found to be an Araz Inam. As Araz Inams also are not covered by the Jagir Abolition Regulation, this was also released.

3 The former status of the Maqtedar will continue.

Hyderabad Special Reserve Police

*275 *Shri Vishwanth Rao* (Luxettipet General) Will the hon Minister for Home be pleased to state

1 Whether it is a fact that the M S R P men are extracting forced Labour from the inhabitants of the disturbed areas and also causing hardships for the people?

2 If so, what action is being taken in the matter?

Shri D G Baidi 1 A few complaints to this effect were made against the M S R P personnel. The M S R P was replaced by the H S R P between June and September 1952 and no complaints of this nature have been received thereafter.

2 Does not arise in view of answer to (a)

Detenus

1276. *Shri Viswanath Rao*: Will the hon. Minister for Home be pleased to state:

1. Whether detenus who have already given securities for their release are still behind the bars since many months, in Adilabad?

2. If so, why?

Shri D. G. Bindu: The Question presumably refers to three detenus of Adilabad district, viz., (1) Erukala Rajiah, (2) Gajjala Posa, and (3) Gangadhari Nagalingu who were ordered by Government to be released temporarily up to 29th September, 1952, on the following conditions, among others:

(a) that they shall furnish a security bound for Rs. 500 each;

(b) that each of them shall furnish two sureties each for a sum of Rs. 500.

These three detenus could not be released as they furnished only security bonds and have not furnished the surety bonds. The Collector has been requested to state whether these detenus could be released without taking the surety bonds.

(2) Does not arise.

Gun Licences in Telangana

*659. *Shri J. B. Mulyal Rao*: Will the hon. Minister for Home be pleased to state:

(1) The number of gun licences issued in Telangana;

(2) What is the estimated number of unlicensed arms in Telangana?

(3) What steps have been taken by the Government to recover such unlicensed arms?

Shri D. G. Bindu: (1) 3,449. (2) 1,748.

(3) Notices were served intimating that all persons who were in possession of arms either without a licence or under a licence the period of validity of which had expired should apply for and obtain licences or in the alternative, surrender their unlicensed arms. A state-wide check-up of arms with the aid of old registers in Police Station Houses was carried

2276 25th July 1952 *Unarmed Q and answers* Answered
 out by the District Superintendents of Police. A special staff
 of the Anti gun running Section working directly under
 the Dy I G P C I D and Rly was set up to recover such
 unlicensed arms

Surrender of Arms

*672 *Shri L R Ganerwal* (Ramayanpet) Will the
 hon Minister for Home be pleased to state

(1) The number of arms surrendered in Hyderabad and
 Secunderabad cities since Police Action?

(2) Number of arms returned so far?

(3) Whether the pistols also have been returned to the
 parties concerned?

(4) Whether it is a fact that pistols were returned to
 some people only while some others were refused even though
 they hold All India licences?

(5) If so what are the reasons for such differential
 treatment?

Shri D G Bindu (1) 19164

(2) 2,641

(3) Yes But to restricted number of licences to whom
 licences had been granted

(4) The suggestion in the question of any partiality in
 regard to the return of pistols is unfounded. The issue of
 licences for pistols or revolvers was carefully considered on
 the merits of each case and in terms of status character and
 antecedents and the need for the possession of such a weapon

(5) Does not arise in view of the answer to (4)

Building for High School Manthani

*808 *Shri G Sreeramulu* (Manthani) Will the hon
 Minister for Public Health Medical and Education be
 pleased to state

What steps have been taken by the Government to provide
 a permanent building for the High School at Manthani?

Shri Phoolchand Gandhi It is difficult to take up any
 new construction works as the funds at the disposal of the

Unstarred Questions and Answers 25th July, 1952. 2277
Education Department are hardly sufficient to complete the works in progress.

The P. W. D. is surveying Iklaspur area for locating the permanent building, but it can be constructed only when funds become available for the purpose.

Lady Graduate Teacher

*308A. *Shri G. Sreeramulu*: Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state:

(1) Whether the Government are aware that the public of Manthani demand a lady graduate teacher and the conversion of the Girls' Primary school, Manthani into Middle School?

(2) What action do the Government intend to take in this matter?

Minister for Public Health, Medical and Education (Shri Phoolchand Gandhi): (1) The answer is in the affirmative.

(2) The Primary School for Girls at Manthani had Class V at the end of the academic year 1950-51, Class VI in 1951-52 and Class VII will be introduced during the current year. When Class VII is introduced either a Graduate or an Inter trained teacher will be placed in charge of the School. Class VII will be opened, however, when the people of the locality contribute towards the non-recurring requirements like furniture, educational appliances etc., under the Rules notified.

Establishment of Primary Schools

*385. *Shri Achut Rao Yogiraj Kavade (Kallam)*: Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state:—

(1) Whether it is a fact that the villagers of Wakadi and Wadgaon Jagir of Kallam taluqa have represented to the Government to establish Primary Schools in the said villages?

(2) If so whether the Government propose to open schools immediately in the above villages.

Shri Phoolchand Gandhi The inhabitants of the village of Wakadi have recently applied to the Inspector of School to open a Voluntary Aided School in their village. No other applications have been received.

(2) The question of opening a Single Teacher Primary School at Wadgaon is now under consideration. Also the question of opening a voluntary Aided School at Wakadi.

Physical Training College

*842 *Shri Syed Hasan* (Hyderabad City) Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state —

(1) Is it a fact that the Government has decided to close the Physical Training College since the beginning of this academic year?

(2) If so what are the reasons?

Shri Phoolchand Gandhi The answer is in the affirmative.

The present expenditure on the two Physical Training Colleges one for Men and the other for Women is very high since we train only 25 Men and 15 Women per year. The budget for Men's College is 51 550 and for the Women's College is 80 470 i.e. a total of 82 020.

As a measure of economy therefore Government have decided to close these Colleges and entrust the work to a private agency as in Madras where the Y M C A is entrusted with such work by giving grant in aid at the rate of $\frac{1}{4}$ of the expenditure subject to a maximum of Rs 25 000 p a.

School of Arts and Crafts

*843 *Shri Syed Hasan* Will the hon Minister for Medical Public Health and Education be pleased to state —

(1) Whether it is a fact that the Arts and Crafts School for ladies situated in the City of Hyderabad is being shifted to Secunderabad?

(2) If so what are the reasons?

Shri Phoolchand Gandhi (1) There is no Art and Crafts School for Women in the Hyderabad City. The Member

is perhaps referring to the Girls' Vocational High School, Androon-e-Balda. If so, the answer is in the affirmative.

(2) This decision has been taken as there is no such institution to cater to the needs of women in Secunderabad. It will be shifted as soon as a suitable building is found in Secunderabad. Even then there will be two Institutions to cater to the needs of Women in Hyderabad, viz., the Girls' Vocational High School and the Domestic Science Training College. In the event of there being a rush for admission to the Domestic Science Training College at Saifabad, the question of making arrangements to increase accommodation therein is under consideration of Government.

Incidence of Tuberculosis

*489. *Shri Ch. Venkatrama Rao* (Karimnagar): Will the hon. Minister for Health and Medical be pleased to state:—

(1) What is the percentage of the incidence of Tuberculosis in the State during the last five years?

(2) The number of deaths due to Tuberculosis during the last five years?

(3) The steps taken so far against Tuberculosis?

(4) The number of Tuberculosis Specialists in Government Service?

Shri Phoolchand Gandhi : (1) The percentage of T. B. patients in the Hyderabad State during the last five years is not available as this has not yet been surveyed.

(2) The number of deaths due to T. B. during the last five years is 1,126 as recorded in the hospitals and Sanatoria.

(3) B. C. G. Vaccination has been implemented since October, 1949. In 1951-52 the teams of B. C. G. Vaccination visited various districts to test and vaccinate school children. There is a proposal to extend its activities on a mass scale. A Sanatorium at Mominabad has been established recently for fulfilling the needs of Marathwada with accommodation for 100 beds. The question of increasing the beds at T. B. Hospital, Irrumnuma and at the Osmania Sanatorium, Vikarabad is under consideration. The T. B. Clinic at Secunderabad, has been reorganised recently. A Mobile X-Ray Unit for Mass Miniature Radiography is to be purchased shortly. To wake up public consciousness to the dangers of T. B., T. B. Seal campaigns have been conducted.

(4) There are 20 T B Specialists in Government Service

Narsapur Hospital

*469 *Shri Jai Rama Reddy* (Narsapur) Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state —

The total number of beds in the Narsapur taluqa Hospital?

Sri Phoolchand Gandhi There are four beds in the Narsapur taluqa Hospital

Hospital Building Narsapur

*469 *Shri Jai Rama Reddy* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state —

(1) Whether it is a fact that the Hospital building at Narsapur is in dilapidated condition and is unsuitable for residential purposes?

(2) If so whether the Government propose to construct a new building or to repair the existing one and in what time?

Shri Phoolchand Gandhi The Narsapur Dispensary building was constructed some 20 years back and it was not maintained properly by the Jagir authorities. It is suitable for residential purposes but it needs some repairs.

(2) There is no proposal for the construction of a new building. The repairing work will be taken up as soon as funds are available for medical buildings for 1952-53.

More Hospitals for Narsapur

*469 B *Shri Jai Rama Reddy* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state —

(1) Whether it is a fact that there is only one hospital in the whole of Narsapur taluqa?

(2) If so whether there is any proposal before the Government for establishing more hospitals?

(3) If so what are its details?

Shri Phoolchand Gandhi: There is only one Allopathic dispensary in the Narsapur taluqa.

In view of paucity of funds, it is difficult to open a new dispensary. However the question of opening an Ayurvedic or Unani Dispensary will be taken up whenever funds are available

Standard in Primary Schools

' 470 *Shri Jai Ram Reddy:* Will the hon Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state:—

(1) What is the standard adopted for establishing Primary Schools?

(2) Whether and if so, how many Primary Schools have been opened in Narsapur taluqa since its bifurcation?

(3) The number of villages in the said taluqa, where on the basis of the standard observed, Primary Schools ought to have been opened?

Shri Phoolchand Gandhi: (1) The following principles are observed in establishing Primary Schools:—

(i) First, preference is given to places where the population is 1,000 or more.

(ii) Next, preference is given to places having population between 800 and 1,000.

(iii) Voluntary Aided Schools are established at places which have a population of less than 800.

(2) Seven schools were opened in this taluqa in 1950-51. Three more schools were opened in 1951-52.

(3) There are 81 villages in this taluqa where the population is over 1,000 and 29 schools are running therein. Proposals for establishing schools in the remaining two villages are under consideration.

There are 15 villages where the population is between 800 and 1,000 and schools are running in 9 of them. Proposals to open new schools in the remaining 6 villages are under consideration.

There are 24 villages where the population is between 500 and 800. In 8 of them there are Voluntary Aided Schools; and owing to the non-functioning of 5 Voluntary

2282 25th July 1952 *Uttarakhand Question and Answer*
 Aided schools in other taluqas orders have recently been issued for the transfer to this taluqa of 5 such schools

The question of opening Voluntary Aided Schools in the remaining villages is under consideration

Water Supply Scheme for Bhui

*455 *Shri Supatras Kadam* (Bhui) Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state —

(1) Whether a water supply scheme for Bhui Town is under the consideration of the Government?

(2) If so when will the scheme come into operation?

Minister for Local Self Government (Shri Anna Rao Ganamukhi) (1) A scheme for water supply of Bhui town estimated to cost Rs 18.05 lakhs is under consideration of Government.

(2) The scheme will be put into operation as soon as funds are available

Octroi Duty on Hyderabad Citizens

*489 *Shri Gopal Rao Ekbote* (Chaderghat) Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state —

(1) Is it a fact that the Hyderabad Municipal Corporation wants to impose Octroi duty and that they are authorised to do under the Municipal Act and that the Government of Hyderabad is coming in their way?

(2) If so, what are the reasons?

Shri Anna Rao Ganamukhi (1) It is a fact

(2) The Hyderabad Government did not agree to the imposition of Octroi duty because there was already in force a Customs duty in the State. In lieu of Octroi duty the Hyderabad Government has been subsidising the Municipality in cash to the extent of over eight lakhs of rupees per annum. The Customs duty is to be abolished from the 1st August 1952 and the Commissioners of both Hyderabad and Secunderabad Corporations are being asked to forward proposals for the collection of Octroi duty for the sanction of Government.

Budget of Hyderabad Municipal Corporation

*490. *Shri Gopalrao Ekbote* : Will the hon. Minister for Local Self Government be pleased to state :—

(1) Whether it is a fact that the budget passed by the Hyderabad Municipal Corporation was amended by the Government to a great extent?

(2) If so, why?

(3) Whether it is a fact that the Municipal Corporation of Hyderabad has a deficit budget?

(4) If so, what action do the Government propose to take in the matter?

Shri Anna Rao Ganamukha: (1) It is a fact that the budget of the Hyderabad Municipal Corporation has been amended to a certain limited extent.

(2) The amendment has been effected on the expenditure side in order to balance the budget. The income estimated by the Corporation has been accepted in toto. The expenditure included by the Corporation was in excess of the estimated income by Rs. 26.00 lakhs and it is obvious that Government could not approve a budget which is incapable of being put into operation.

(3) The budget of Hyderabad Municipal Corporation is deficit to the extent of Rs. 26.00 lakhs.

(4) The Government give a total amount of Rs. 8.00 lakhs per annum as grant to the Hyderabad Municipal Corporation from the General Revenues. A further sum of Rs. 8.50 lakhs per annum has been given each year since 1947 to help the Municipal Corporation meet its increased expenditure of which not a single pie has been repaid in the past five years. The grants cannot be further increased.

Secretary, Municipal Corporation

*492. *Shri Gopal Rao Ekbote* : Will the hon. Minister for Local Self Government be pleased to state:—

(1) Whether it is a fact that Municipal Corporation of Hyderabad is authorised to appoint a person of their choice as the Secretary of the Municipal Corporation and that they have accordingly appointed a person?

(2) Whether it is also a fact that the Government interfered and appointed another person as the Secretary?

(8) If so why so?

Shri Anna Rao Ganamukhi (1) In view of the provisions of section 41 A of the Hyderabad Municipal Corporations Act 1950 the Municipal Corporation is not competent to make the appointment of the Secretary. The Corporation had however made a proposal for the appointment of a certain officer to that post.

(2) It is a fact that Government appointed a person other than the one recommended by the Corporation.

(3) Because the officer proposed by the Corporation stood at No 14 in the order of seniority in the Municipal Secretaries cadre of Rs 300 to Rs 600 and could not be given promotion over 13 other officers who were equally efficient and senior to him by several years in some cases.

Unused Building Sites

*568 *Shri M S Rajalingam* Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state —

(1) Whether the Government are aware that there are big tract of land in the heart of Hyderabad City which could be requisitioned for building new houses?

(2) Whether the Government propose to conduct a survey of vacant sites in Hyderabad and Secunderabad so as to estimate the number of houses that can be constructed?

(3) If so whether the Government propose to requisition the same for the said purpose?

Shri Anna Rao Ganamukhi (1) Yes

(2) Such survey has been carried out by the City Improvement Board in certain localities such as Miralpet, Chandul Baradari and Pateh Darwaza Panjagutta, Mukkamuddowah Garden, Jiyaguda and Emad Jung Garden in Hyderabad City.

(3) Of the localities detailed above certain properties have been acquired and the acquisition of others is under active consideration for the purpose of constructing houses. The cost of acquisition is very heavy and has to be undertaken gradually.

The Government have recently sanctioned a proposal of the Local Government Department to sell C I B

houses, stray bits of land left over from schemes and to acquire further compact areas of land from sale proceeds on which more houses will be built to relieve the housing shortage. In fact one such scheme is under active consideration of Government in the Local Government Department and will help to relieve the housing shortage in that area.

Dwellers of C. I. B. Blocks

*569. *Shri M. S. Rajalingam* : Will the hon. Minister for Local Self Government be pleased to state:—

(1) Whether the Government is aware that some individuals who own houses let out their own houses on higher rents after securing the C. I. B. Blocks for themselves?

(2) If so, whether notices have been served on such persons to vacate houses built by C. I. B.?

(3) And if so, the number of persons on whom such notices were served and the number of persons who vacated the C. I. B. Blocks consequent on such notice?

Shri Anna Rao Ganamukhi : (1) Seven cases have recently been detected in which tenants of C. I. B. houses found to have private houses of their own.

(2) The ejection of such tenants is being effected in these cases under the C. I. B. Rules.

(3) Decisions have not yet been given in the cases.

Taxation on Vacant House Sites

*571. *Shri M. S. Rajalingam* : Will the hon. Minister for Local Government be pleased to state :—

(1) Whether the Government propose to impose tax on house-sites where buildings have not been constructed since a long time?

(2) Are the Government aware that such a tax will force the pace of construction of houses and thereby ease the housing problem?

Shri Anna Rao Ganamukhi : (1) The vacant sites when owned by private persons are subject to property tax by the Corporations.

(2) The tax is already being levied but it is to be seen whether the owners will construct houses on account of the tax.

657 *Shrimati Masuma Begum* (Shahibzadi) Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state —

(1) Whether many of the houses constructed by the C I B are locked up and not given on rent?

(2) If so, for what reasons?

Shri Anna Rao Ganamukha (1) All the houses constructed by the C I B are given on rent except those newly constructed at Sultan Shahu Gowdipuri and Rahimpuri. The allotment of these new houses also has been made and notices are being issued to the allottees to occupy these houses and complete the Rental Deeds etc.

(2) The houses have to be kept locked pending occupation to prevent misuse of the buildings and theft of fittings etc.

Supplementary Demands for Grants

Minister for Law and Endowments (Shri Jagannath Rao Chandarka) Mr Speaker Sir I beg to move that a sum not exceeding Rs 40 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of supplementary demand No 7. The demand has the recommendation of the Rajpramukh.

Mr Speaker Motion moved

شری جگنناथ راؤ چاندرا کی اسکرس ۴ (۲) ہر روپے کا لمبی ڈیالری جب میں نے اس میں دیکھا تو میں نے محسوس کیا کہ اس کے سبب آنریبل جس نے اس کو غلط سمجھا ہوا ہے اس کی ریسکویک آفسر، پراکٹیٹنگ آفیسر اور گورنمنٹ پبلڈرس سب کو اس کی اکلوٹ (Include) کیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ جس اور جس جس کے اجلاس پر جو گورنمنٹ پبلڈرس کام کرتے ہیں ان میں پولیس کی طرف سے عملہ پہنچا کرنا چاہیے۔ میں عرض اور کا سلسلہ دے رہا ہوں جس کا کام یہ ہے کہ روزانہ کارروائی میں جو مبالغے دئے گئے ہیں ان کی جانچ کرنا اور کارروائیوں کی ماریوں میں مدد دینی۔ طریقہ یہ ہے کہ ہر کارروائی کا اس کے لئے ڈیالری ہے اس کا سبب یہ ہے کہ لنگل ڈیالری ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اس کے لئے پولیس ڈیالری ہے اس کے لئے عملہ کو غلط کرنا۔ یہ سوال پیدا ہوا کہ اس کے لئے ایک ہر ضروری ہے۔ لیکن میں اس کے لئے گمان نہیں کرتی کہ اس کے لئے ایک ہر ضروری ہوئے۔ اس ضروری ہوگا کہ میں اس کی منظوری حاصل کراؤں۔ میں یہ صاحب کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر اس کی ضرورت کے تکلف ہو رہی ہیں اور سرکاری کام میں ہوا ہوا ہے اس کے لئے اس کو سوارہ میں پروانہ

(Provide) کرنا گئے جسکی وجہ سے ہاؤس کے نام پر نہ ڈنکالہ دے سکتے ہیں۔
صرف افسر و بابت کر دینا چاہا تھا۔

Mr. Speaker: Now we shall take up cut motions. Shri Ankushrao Venkatrao.

(Shri Ankushrao Venkatrao was found to be absent. So cut motion was not moved).

Mr. Speaker: Next, Shri G. Sriramulu.

Shri Jagannathrao Chanderbi: Mr. Speaker, Sir, before the cut motion is moved, I wish to point out that this demand has nothing to do with 'administration of Justice' as such.

Shri G. Sriramulu: In the explanation given to this Demand the same wording 'administration of Justice' has been used. Therefore, I had to use the words in my cut motion. But I actually want to speak about the working of P. Os and S. P. Os and specially the difficulties arising out of the 'administration of Justice'.

Mr. Speaker: Of course, the words 'administration of Justice' have been used there, but the hon. Member has to look to the clarification also that is given there: "At present there is no clerical establishment for Government pleaders in districts and the staff given to Government pleaders at headquarters also requires to be strengthened. The total cost involved in this establishment is 0.52 lakhs in 1952-53. The expenditure is not expected to exceed 40 thousand. Therefore, this demand has nothing to do with 'administration of justice'.

Shri G. Sriramulu: Even if it is not concerned with the 'administration of justice' the very appointment of clerical staff and Government pleaders gives me an opportunity to discuss their working.

Mr. Speaker: Their working is not in question. It is only the clerical staff with which we are now concerned. This grant is being given to maintain clerical staff. Next, Shri Srinivas Rao (Dichpalli). Here also there is no question of appointment of district pleaders. This demand is only with regard to staff. Regarding 'administration of justice' the demand was already granted and there had been sufficient discussion at that time.

Shri Srinivas Rao (Dulapalli) The staff to Government pleaders has to be discussed

Mr Speaker The staff and the Government pleaders are two different items

Shri B Ramakrishna Rao The demand for Government pleaders has already been accepted. It is only for the staff now

سرور سرور اس راو (ڈولپالی) اسٹاف کے لیے حکومت کے پلڈرز کے لیے دو چیزیں ہیں
 سرور اس کے لیے اسٹاف کے لیے حکومت کے پلڈرز کے لیے دو چیزیں ہیں

Shri Srinivas Rao Now I want to amend

اس کے لیے اسٹاف کے لیے حکومت کے پلڈرز کے لیے دو چیزیں ہیں

Mr Speaker No it is not possible

سرور اس کے لیے اسٹاف کے لیے حکومت کے پلڈرز کے لیے دو چیزیں ہیں

سرور اس کے لیے اسٹاف کے لیے حکومت کے پلڈرز کے لیے دو چیزیں ہیں

No it is too far fetched. I will now put the Demand to vote

The Question is

That a sum not exceeding Rs 40 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1948 in respect of Supplementary Demand No 7. The demand has the recommendation of the Rajpramukh

The Motion was adopted

Mr Speaker Now we will take up the next demand

Demand No 8—Education—Rs 10 48 000

Shri Phoolchand Gandhi Mr Speaker Sir I beg to move

That a sum not exceeding Rs 10 48 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come

in course of payment for the year ending the 31st day of March 1958 in respect of Supplementary Dema i No 8 The demand has the recommendation of the Rajpramukh

Demand No 9—Medical—Rs 5 50 000

Mr Speaker Sir I beg to move

That a sum not exceeding Rs 5 50 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1958 in respect of Supplementary Demand No 9 The demand has the recommendation of the Rajpramukh

Demand No 10 (A 18)—Public Health—Rs 2 50 000

Mr Speaker Sir I beg to move

That a sum not exceeding Rs 2 50 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1958 in respect of Supplementary Demand No 10 (A 18) The demand has the recommendation of the Rajpramukh

Mr Speaker Motion moved

श्री कुलबर्ग बाबा गिस्टर स्पीयर सर यह सब काम अकालीस हजार रुपय का बिना बिग मा से ह न बिचकी बनावत करत बाहुता ह बिचन क्या क्या चीज बाबी ह यह मायम होबाय के ताब मे समझता ह कि कट पोसाय की गरत न होगी प्रायमरी स्कूल के बिच दो लाख रुपय रख गय ह और सेकंडरी और हायस्कूल न जो बिनाक करत ह कुसके बिच पाच लाख रुपय रख गय ह बिचनर न जो ट्रेनिंग स्कूल कामय किया गया ह बिचके बिच () हजार रुपय रख गय ह और प्रायमरी स्कूल के घट के बिच एक लाख बीस हजार रुपय रख गय ह क सेजस के बिच जो बजट रखा गया ह बिचके बिच बेल काज रुपय की बकला ह बहुतसे मवाल से रुपय बटाकर बिसे बेल काज करत का बिबाबा ह बिन अम्ला मवाल के बिन यह काम अकालीस हजार की रुपय काफी गही ह बिच बहुतायत की बजट से बिच गरु सेटिंग करके अडजस्ट (Adjust) किया जा रहा ह अग्रिक के गहिन न स्कूलो को छापील होती ह बन के १५ छापील को स्कूल खुलता ह दो इमी महीनो न जो सेटिंग होती ह कुसके लिहाज से दो लाख की बजट होती ह अग्रुटि बिस्पेक्टर का बापित और बिबिकल काजस से इमी लाख रुपय की सेटिंग होबायगी । लेकिन बिच बिबाय है कि कमी या बिबायती हो सकती ह मन बिन मवाल से एक लाख की सेटिंग का बबाबा किया ह और स्कॉलरशिप बरीर से जो बजट होगी यह एक लाख की ह बिच तरु से हमन साइ ग्यारु लाख बताय ह साइ बार लाख की सेटिंग के बाब सात लाख बनरत

सिने को सदन कर दिया गया है। अब जो वायव्य विभागसे आती है जिनके पीछर विन्सवाय के लिये स्पेशल निम्ब्लेस्टिगेशन कमिटी मुकदर की गयी है जिसमें जम्बुकेशन डिपार्टमेंट और जो टी.सि. के लोगो को रखा गया है। वैसे शिक्षावर्गो को पीछरी विन्सवाय के लिये जिनके पास सेवा जाता है ताकि वह बाय लहकीकत सेक्टर या विनिस्टर के पास रिपोर्टें भेज करे और तीन बार रोज के अगर वैसे शिक्षावाय या विन्सवाय हो जाता है। सनसता शिक्षावर्ग वायव्य होनी चाहिये।

विनिस्टर जम्बुकेशन कंसिज के डिप्लोमेटों से भी यह कहना कि जिसको सेवा के बाय नामून हुआ कि मेसज विनिस्टर कंसिज में २४ सबके से और फिलेज कंसिज में ब्यारह सबकिया थी। जिस प्रकार सबकिया और सबके विन्सवाय जम्बुका ३५ विन्सवायी जिन कंसिजों में पकते थे। जिनके लिये हमारे सबट न जो सब रखा गया था वह यह था।

मेसज विनिस्टर कंसिज से लिये ५१,५५० रु

फिलेज विनिस्टर कंसिज से लिये १०,५०० रु

जिस तरह जम्बुका (८२०२०) रु जिस से लिये रखे गये थे। जूनि विनिस्टर ट्रेनिंग कंसिज के लिये जिसमें कुल ३५ युवा ट्रेनिंग हासिल कर रहे थे जिनकी एकम विन्सवा थी, जिसलिये हमन नूनासिब समझा कि जिसको सदन कर दिया बाय और विनिस्टर जम्बुकेशनको किसी प्रामब्लेट विनिस्टरपुशन से हास दिया बाय। दूसरे प्रासो य भी वैसे विनिस्टर ट्रेनिंग कंसिज गम्बुर्नमेंट के रहत नहीं चलेते हैं। जूनासे मबरस में विनिस्टर ट्रेनिंग कंसिज बाय जेम्.डी.से वैसे जम्बुका के रहत है। जिस तरह बबली का विनिस्टर ट्रेनिंग कंसिज वहा के जेक प्रामब्लेट विन्सवा के सुपुर् कर दिया गया है। जिसलिये वह तय किया गया कि वहा के विनिस्टर ट्रेनिंग कंसिज को भी किसी प्रामब्लेट विन्सवा के सुपुर् कर दिया बाय। हमारे वहा के विनिस्टर कंसिज को भी खुसी प्रकार वहा के जेक विनिस्टर कंसिजों के सुपुर् दिया गया है। जिनके जिनमे यह रखा गया कि २५ हजार की रकम जो खेती यह वहा के टीचर्स कौरा के लिये खर्च की बाय। जबस जिन सबको बा वंडर पूरा न हो बाय, पर लकीकत कुछ सबत तक जिस कंसिज की बकरत गही है।

जपोविशन के लीबर साइड ने जुरू के सबस में भाग्य सेते हुये कहा कि जेक जगना लीबा या बबली जुरू हास सबपर जेक दी गयी थी। और अब लीबा जगना या रख है कि बायव जम्बुका जुरू को सदन करों की लीबर का रही है। जिनके भाग्य से तो यही बात सबत हुनी जो बरलीकत से चाहते हैं कि जुरू को जम्बुका न दी जाय फिर भी जम्बुका पाठी को जम्बुका वजुबासे के लिये किसी न किसी तरीके से जुरू की हमबरी बरकाते हैं ताकि जुरू के जो हागी है से जिनकी तरह भायव होजायें।

Shri V D Deshpande: I want proportionate importance to it

Shri Phoolchand Gandhi: Yes, I understood it (Laughter). That is why I am replying to it,

ये कसे? जिस रकम में जो 'गो बटल' बिय का रहे है जुनम ब्यूजेटरी अड्ड स्कुल में पेटस भी शामिल हैं। स्पेशल स्कुल् के लिये सन् ५१ बीसवीं में (६७१९००) सन बिय नम सेविन सन् ५२५३ के लिये कुछ नहीं दिया गया। सन ५१ बीसवीं में

This covers all types of schools, primary middle and high schools for boys and girls and the grants for this are given in addition to the grants shown in the above headings

जिसमें बिय (१२०१०००) सन और सन ५२५३ बीसवीं के लिये (११००८००) जुनमा पत्र सन् ५१ बीसवीं के लिये (१९२९६२२) और सन् ५२५३ जिसकी के लिये (२२५३४२०) हा य अटलम न व लक्सपेंचर (New items of expenditure) ने तहत (१०४८०००) है और बट की रकम (१२००००) है

Additional grants proposed from the provision of 10 48 000 to be given for grants in aid during 1952 in addition to the above grants of 22 58 420

बगर जिसमें यह अर्थ 'गल २० हजार की बि न यड (Include) बिय बाय दो सन ५२५३ जिसकी के लिये (२१) बाक का बट इकतस देगी। यह मुसल कमी टय नहीं हुआ। सेविन गवर्नमट ने कन्सिडरेशन में है। बाक तक जो पेटल बिय बाते में यह प्रायव्हेट स्कुल में जो डीपल है सिय मुनरी सनरीय बगर ने सिलसिले में बिय जाते हैं। जिस पर हमन गौर किया और यह गया लघु प्रपोज (Propose) किया। जिसका कमी पापलक लिजलन (Liaison) नहीं हुआ है। न यह स्पष्ट कर देना चाहता है कि हमन यह सिर्फ प्रपोज किया है बिना भी प्रायव्हेट अड्ड स्कुल् जो जुनम सिला की कप होता है यह कर्ष लक्सपेंचर साविड (Expenditure side) पर किया जाने और जो कामकी होती है बुरे बिना साविड पर किया जाय। मैं यह कामकी की बजाह करूंगा।

बरा बगुनारने गवर्नमट स्कुल के प्रायव्हेट अड्ड स्कुल में जियावा पीस की जाती है नयनग कीकी सी बिन पहिले में स्कुल देका गया था। गवर्नमट स्कुलने पाचवी क्लास के लिये बार कान छ वाली पीस की जाती है। जिसने साविड बाय साविड जो प्रायव्हेट अड्ड स्कुल हैं जिसमें पाचवी क्लास के लिये जो कपय बस आन पीस की जाती है। गवर्नमट स्कुल में मैट्रिकुलेशन की पीस तक कपया बस आन है और प्रायव्हेट अड्ड स्कुल में किसी क्लास की पीस छ कपयसे कम नहीं की नहीं की जाती है। अड (Aid) से परत हमन यह तय किया यह प्रपोज किया कि जो कामकी होती है वाली गवर्नमट स्कुल में जो पीस की जाती है बुरी किहाय से कामकी का लघुन किया जाय और हमारा प्रपोजल यह है कि यह कामकी कपयसे मिता होन के बाद जो कन्सिडर रहेगा जिस मुन कन्सिडर का बट बिना जाय। इकतस चाहती है कि प्रायव्हेट स्कुल की मदद करे और हनुमन्तिमान कम्पेनशन को प्रायव्हेट अटप्राजीव (Private enterprise) के मुनुन किया जाय। जिसकी इकतसहि कलाय बीस निर्धार नहीं है। मण्डलाय में दो मुन नके वालीय (Bodies) है जो प्रायव्हेट स्कुल पलाते हैं

regarding the transfer of secondary education to private institutions

Shri V D Deshpande Speaker Sir I beg to move

That the demand under the Head 87 Education be reduced by Rs 1 to discuss the new changes in the Education Department's offices and Institutions

Mr Speaker Motion moved

That the Demand under the Head 87 Education be reduced by Rs 1 to discuss the new changes in the Education Department's offices and Institutions

(*Shri Bapurji Munshi* in whose name cut motion No 8 under Demand No 8—I st No 6 of the typed List—stands was found not present in the House and hence this cut motion was not moved)

Shri Srinivasa Rao Speaker Sir I beg to move

That the Demand under the Head 87 Education be reduced by Rs 1 to discuss the mismanagement of the department with regard to irregular functioning of village schools

Mr Speaker How does this arise here? Is there any supplementary demand for village schools?

श्री कृष्णराव गोखले : अगर विलेज स्कूलों के मात बाउदीबरी स्कूलों के हूँ तो विल की बिजायत की जा सकती है।

Mr Speaker To discuss the mismanagement of the conducted by the Government or working under the auspices of schools

I think the hon Member means village schools conducted by the Government or working under the auspices of the Government

Shri Srinivasa Rao Voluntary schools

Mr Speaker Private schools getting grant in aid from the Government. The hon Member will discuss only about

وصفاً رکھا گیا ہے۔ ٹو بس اسکول ہونے کے باوجود جاگتی مدرسہ کھولا جاتا ہے۔ گورنمنٹ اسکولوں میں ایک اور کام بھی کرتے ہیں اسلئے ولسن اپنے عہدہ والی وے میں ریکٹر لڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ سہاگورنمنٹ سکولوں کی وصف اچان ہے۔ گورنمنٹ مدرسوں اور جاگتی مدرسوں میں کام کرتے کا معاہدہ ہو چکا ہے اس کا ہوا ہے کہ رکاری مدرسہ ہونے کے باوجود انکی مدرسہ قائم رہتا ہے۔ لیکن وہ رات صاف غائب ہوتے ہیں۔ میں آرٹل میں لکھا ہے کہ وہ آرٹل کے خواصات میں جہاں گورنمنٹ اسکول اور جاگتی اسکول دونوں ہیں وہاں رکاری و رکاری کی ضرورت ہے۔ دیکھا ہے کہ ولسن میں اسکول کے مدرسوں کو چونکہ کم سمجھا لیا ہے اسلئے وہ دوسروں کے سامنے جاگتی سکول قائم کرتے ہیں اور بہت کم اوقات اسکول میں رہتے ہیں۔ لوگ نا تو وہ جاگتی مدرسوں میں لڑتے ہیں نا کہ وہ اسکول میں۔ اس کے اس لیے عمل ہے۔ چونکہ وہ نا مہیا ہوتا ہے۔ جب میں اسکول میں لڑنے کی اطلاع ملی ہے تو اس وقت تو وہ اسکول میں موجود ہوتے ہیں اور نا کہ وہاں ان کے غائب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس معاملہ میں رکاری کہا جاتا ہے۔ اسلئے ولسن کے اسکول کے لیے لڈنگ کا پروویژن (PROVISION) ہے۔ اس کے ساتھ میں ہے۔ ہر صاحب معاملہ سے درخواست کروں گا کہ لڈنگ کے پروویژن کے لیے میں نا تو بوجھ کی جائے اور مدرسوں کی بوجھ میں اضافہ کیا جائے۔ سکولوں کی لڈنگ کے لیے جو عمارت ہے انکو بطور خاص مدد دی جائے۔ اسلئے کہ ولسن میں اسکولوں کی لڈنگ لڑنے میں مدد کو لازمی کرنا چاہیے۔ اس لحاظ سے بعض کے اسکولوں کو ڈیپٹ میں تو آمد حاکم دوسری اسکولوں میں کساد ہو چکی ہیں اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں ضرور سمجھ کرنا ہوں

شرعیاتی مہتری رائلٹی ہر اسکول میں ہے۔ چونکہ وہ نا پس کیا ہے انکی بارے میں لکھا جاتا ہے کہ خواصات میں ہر جگہ پر مہتری سکولوں کھولے جاتے ہیں اور پانچ سالہ بچوں میں بھی اس کا ذکر آتا ہے اور اسی جگہ جہاں کی آبادی ہر جگہ رکاری اسکولوں کھولے جاسکے۔ میں اس اسکول کی داد دیتا ہوں۔ اسی لیے عام کرتے ہیں کہ جو ذرا بچا لڑا کرے گا وہ نا تو بوجھ میں نہ ہوگا۔ لیکن اسلئے کہ ولسن میں اسکولوں کی لڈنگ لڑنے میں مدد کو لازمی کرنا چاہیے۔ اس لحاظ سے بعض کے اسکولوں کو ڈیپٹ میں تو آمد حاکم دوسری اسکولوں میں کساد ہو چکی ہیں اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں ضرور سمجھ کرنا ہوں

بھیک ہیں ہے۔ مدرسے میں جی آئے ہیں۔ مسل سواری انکی مانند ہی رہے ہیں اور ان کے خلاف لٹھ بھی روٹی میں کر رہے ہیں۔ عرصہ دروگا کہ جس میں لڑنے کے لیے صرف بکولوں کی مدد رہا ہے فائدہ نہیں ہوتا اور نہ بکے اسطوانات کا حال یہ رکھا جائے کیونکہ وہاں چاہیے کہ بکول و ہر دون میں ہو لہکن سب سے بھر حوالہ دے وہ صرف ہو رہا ہے سدا ہوتا ہے اصل کرنے کی کوسس کرنی چاہیے اور میں ہر دن بکری واضح کی ضرورت ہے ڈیموکرسی اگر صحیح اصول میں ہو جائے اور اساتذہ ہوا ہے حکومت کا مقصد ہو وہ نہ کی حساب نامہ ہوا ضروری ہو جائے اس لیے حکومت کو میں حساب اس طرح کرنی کوئی چاہیے کہ عوام کا رجحان عدم کی طرف بدلتا ہو اور اس میں حوالہ دے جی جاسی و جاسی یا سیاسی رکاوٹیں ہیں انہیں دور کرنے کی کوسس میں کی جائے

تعلیم عام ہو ایک مسئلہ ہے اس سے کسی دہائی میں ہو گا لکھن میں ہر گھڑی دیکھا ضروری ہے کہ حساب خرچ عام ہو رہا ہے اس کے مطابق نامہ میں ہو رہا ہے یا میں علم دے کے معاملہ میں ہر دن کی اور وہاں کے دے والے ڈانوں کی جاسی حالت میں دیکھی جاسی ہو گئی اور انکے لیے پڑھے کے لیے ساز ہیں ان کی جاسی حالت میں ہر دنوں وہ تعلیم حاصل کرنا میں چاہیے اسکو میں پس نظر رکھا چاہیے اگر ان اصولوں میں نظر رکھا جائے تو ہر جگہ تعلیم پھیلنے کی حوصلہ دے گا کام ہو جائیگا کمالی میں یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ہنگاموں اور ڈانوں کے لئے معزز وہاں میں آکر پائی سے تعلیم حاصل کرنے میں ہیں ایک صرف رجسٹر میں نام درج رہے کے حال میں وہ بدلتے جاسی ہاں وہ عرصہ چاہر رہے ہیں ان کو ہوا ہے؟ یا ان کے معاشی حالات کا نامہ ہونا ہے ان کی جاسی حالت اس قابل میں ہوئی کہ وہ برابر پائی میں سے تعلیم حاصل کر سکیں گے جس طرح میں ان میں استطاعت میں ہوئی ہے اس لیے ان کے معاشی ہلو کو بھی میں دیکھا ضروری ہے جب تک کہ ہم ان کی معاشی حالت کو نلہ میں کر سکیں اور صرف اسکو ان کو عام رہے اور مدرسوں کی تعداد بڑھانے کے حال میں ہم اسکو جاسی و اسکو جسک کہ حکومت ان کی معاشی اصلاح کے لیے کوئی قدم اٹھائے اساتذہ ہونگے

[Mr Speaker in the Chair]

اگر میں کے مسئلہ میں پائا گیا ہے کہ ڈی اسکرپس کی تعداد زیادہ کی گئی ہے اور ہر ایک ڈی اسکرپس کو (ب) سے وہ مدرسے میں دے گئے تاکہ وہ زیادہ ایسی سے کام کر سکیں میں اس مسئلہ میں صرف یہ عرض کرنا چاہا ہوں کہ جب سے ڈی اسکرپس سے میری ملاقات ہوئی ان کا کہنا ہے کہ مدرسے کے اوقات میں وہ اسے مدارس کا معائنہ وہاں پر میں کر سکتے ہیں اس کا حال ہے اگر آپ میں اس اسکو کو کلمات پائا چاہیے ہیں اور جو بدعنوانان ہوئی ہیں ان کی پروب روک تھام کرنا چاہیے میں تو میں نہ سمجھتا (Suggestion) (رٹھوگا

Mr Speaker Now I shall put the Demand to vote.

The Question is

‘That a sum not exceeding Rs 10 49 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 8’

The Motion was adopted

Mr Speaker The Question is

‘That a sum not exceeding Rs 5 50 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 9’

The Motion was adopted

Mr Speaker The Question is

‘That a sum not exceeding Rs 2 50 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 10 (A 18)

The Motion was adopted

Minister for Rural Reconstruction (Shri Devi Singh Chauhan)

Speaker Sir I beg to move

‘That a sum not exceeding 1 75 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 11. The Supplementary Demand has the recommendation of the Rajpramukh.’

I beg to move

‘That a sum not exceeding Rs 5,00 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will

come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 12 The Supplementary Demand has the recommendation of the Rajpramukh

I beg to move

That a sum not exceeding Rs 40 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 16 (C 9) The Supplementary Demand has the recommendation of the Rajpramukh

I beg to move

That a sum not exceeding Rs 5 00 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 18 (3) The Supplementary Demand has the recommendation of the Rajpramukh

Mr Speaker Motions moved

شری دیوی سنگھ جوهان اس کے لئے جو (م) ڈیمانٹس ہاؤس کے سامنے رکھے ہیں ان میں ایک بڑے دولہانہ وے کالے و ی ڈی ٹی کے لئے ہے۔ یہ سب اہمیت کے لئے ہے۔ یہ ہم نے و ی ڈی ٹی کی طرف جب کم نوڈ کی ہے۔ یہ بھول ڈ آرڈر میں اس کے سامنے ہے۔ اس لئے کہ جاگس سگریٹس کے بعد (۳۰) ملے۔ یہ سب کچھ آئے ہیں۔ یہاں ڈی ٹی ہے۔ ان میں اسکا انتظام کیا جانا ہے۔ وہی ہے۔ ان (۳۰) بھولوں میں سے ۵ نا ۲ بھولوں میں و ی ہاسٹس قائم کئے گئے۔ یہ رقم خرچ کی گئی۔

دوسری بات یہ کہ میں کہیں واپس کو برہانے کیلئے ڈنگ پلس کی ضرورت ہے۔ جاں میں نہیں ہے۔ پلس جب کم ہیں تو بھولوں میں نوڈ (۳۰) طور پر ہیں۔ اسے حراج نسل کے حوالہ ہو رہا ہے۔ یہ سب میں بھی واپس نام ہیں۔ یہ سب اسی طرح اگر گاؤں میں بھی سب کی ہوں تو نوڈ و دم دہی میں اس ریت میں حراج پانچ اچھی پڑیں ہیں۔ ان میں سب کو نوڈ ہلانے کیلئے عوام کو سب دے اور پرنٹنگ پلس سبائی کے امروہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کبھی کسی کی ہم بھی حراج کرنا ہے۔ اس کے لئے کال واپس کی جاتی ہے۔

حراج کی دوسری صورت یہ ہے کہ ۶ ۷ ٹیسٹ میں ہیں۔ یہاں سب کچھ واپس ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حراج ہو رہا ہے۔ ان دونوں میں کچھ کام

જાહેર ચાલતી તાલિમી યાદે 'મામલ' ની બધા જુદી જ નડગોવા આગની હોતી હી સજ તરી ગદે કુલ મુદ્દા જણાવી યવુ થા પુલયા નડમોલસ આલ્યા યાદેત ત્યા નડમુલિ પ્રાગલ ((10000 ly Ph)) યાદેત ત્યાલેહી માલ્યા વિધાયા બાલ્યલ રેલે યાદેત થા જુદી ની માલિ જ્યોત માલ ખતી

मिस्टर स्पीकर, सर आता मला (MAY) बरीच माहीती आहे.

(The cut motion was not moved)

Demand No 12—Co operation

Shri V D Deshpande For the same reason, I do not wish to move my car motion.

Demand No 16 (C 9)—Miscellaneous

Shri K. Srinivas Rao (Mahabubabad) : Mr. Speaker Sir, I beg to move that the sum und under the head Veterinary be reduced by Re. 1 to discuss the working, aims and objects of the land mortgage banks.

Mr. Speaker Is this a new point?

شرعی کے سرسواں راڈ ای سی (lenants) دلے ع دا
گہاے انکر معلی ہی ذہن ع دا احاطا ہاں

Mr. Speaker: The hon. Member says working aims and objects

شری کے سرسواں راڈ لائبریری کے قریب سے گزرتے ہوئے دیکھا گیا

مری دوی سیکس چھان لڈ ارنجنگ سکے کے لئے ہی ہوا صاحب
کردیگی بھی کہ وہ لڈ سے (Protected Tenants) کے لئے ہو گئے
ہو

سری کے سرہواس راڈ اسکے معلق ہو آئی ہے اور یہ کامیاب ہو رہا ہے
 او کیا حالات پیدا ہو رہے ہیں اس کے معلق بن چکے ہیں۔

میسرا مسکر انکراسی آتے ایسا لٹاکر (Aims and objects) در
درک (Working) : ہر کے کے لکھا ہے

شری دوی سنگھ جواہاں اس کے پہلے صاحب مدح کی ہے

Mr Speaker This is not a new point

Mr Speaker The Question is

That a sum not exceeding Rs 40 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 16 (C 9)

The Motion was adopted

Mr Speaker The Question is

'That a sum not exceeding Rs 5 00 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 18 (8)'

The Motion was adopted

Mr Speaker Now we shall take up Demand No 19

Demand No 18 (A 13)—Industries and Supplies
Rs 1,00,000

Minister for Commerce and Industries (Shri Vinayakrao Vidyaiankar)

Mr Speaker Sir, I beg to move

'That a sum not exceeding Rs 1 00,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 18 (A 13) The demand has the recommendation of the Rajpramukh'

Mr Speaker Motion moved

(PAUSE)

Mr Speaker The question is

That a sum not exceeding Rs 1 00 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953, in respect of Supplementary Demand No 18 (A 13) "

The Motion was adopted

Mr Speaker Next we will take up Demand No 14

Demand No 14 (G 10)—Miscellaneous Depts—Rs 10 00 000

Shri Uppala Malhar (Suiypt—Reserved) Mr Speaker Sir I beg to move

That the Demand under the Head 'Miscellaneous Departments' be reduced by Re 1 to discuss the policy of sinking of wells for drinking water "

مستراسکر دی کاموٹے نہ ر (M v r) نا اٹے

Motion moved

That the Demand under the Head 'Miscellaneous Departments' be reduced by Re 1'

Shri R Bala Gurusamy (Khammam—Reserved) I do not wish to move my cut motion Sir

Shri Gangaram (Nuzvid—Reserved) Mr Speaker Sir, I beg to move

"That the demand under the head 'Miscellaneous Departments' be reduced by Re 1 to discuss the failure of Government to uplift Harijans "

Mr Speaker Motion moved

That the demand under the head 'Miscellaneous Departments' be reduced by Re 1, to discuss the failure of Government to uplift Harijans "

Shri Gopiah Gangasetty Mr Speaker Sir I beg to move

"That the demand under the head 'Miscellaneous Departments' be reduced by Re 1 to discuss the urgency of constructing houses and sinking of wells for Harijans "

Mr Speaker Motion moved

"That the Demand under the head 'Miscellaneous Departments' be reduced by Re 1 to discuss the urgency of constructing houses and sinking of wells for Harijans "

శ్రీ చక్రపాణి శర్మ

అధ్యక్షా సారా

నేను ఇప్పుడు ఎదుట ఉన్న తీర్మానము తప్పకుండా అది పాఠశాలలకు వీటి సౌకర్యాలకు తాగునీరు ప్రస్తుతమునకు గానూ ఆ లక్షణ దాతల ద్వారా వీరూపమున విషయము చర్చించుటకు

② 非線形——

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

నాటికా విభాగం గుర్తు కలిపడానికి 1953-54 సంవత్సరంలో కర్నూలు జిల్లాలో
 జరిగిన ఆ విభాగంలోని కార్యక్రమాల కారణంగా అనేకమంది విద్యార్థులు
 అక్కడి నుండి తప్పుకు వెళ్ళారు. వీరిని పోలీసులు అదుపు చేసి
 (1954-55) కేసులు నమోదు చేసి "విభాగంలో" కర్నూలు జిల్లాలో
 "విభాగం" అని పిలుస్తారు. "విభాగం" అని పిలుస్తారు. "విభాగం"
 అని పిలుస్తారు. "విభాగం" అని పిలుస్తారు. "విభాగం" అని పిలుస్తారు.

నిర్వహణకు కాల్ వెలుపులు కొనుముండు మనెత్తుగ్గిది వాటితో ఇరుకును తీసివీరి
వాగులు ఏ నీరు వచ్చి అన్ని అర్థమును నీటిమీరి కలుగుతుంది నిర్వహణకాల్ వాగులు
అర్థమును చేరు ౮ నీటివల్లు ౧౩ ముక్కువల్లు గ్రామావానికి ఎండులు కొగా వండుకొను దానికి
పెండు నీళ్లు మం ఎం మేలు దివి కొడుకువెండులు ఎంబరి ప్రి కులదేవుగారు వారీశులును
మందేరులులోకం నివసించి అంబరితోకాటు మహాబం గా మహాబం చెప్పినారు ఇది
మట్టుగోలో బలుములవెండులు గాని మట్టుకాల్తో వారీశులును "మట్టుమట్టు—మట్టుమట్టు" అని
అల్లుటికంటున్నవారు వారీశులు కి కట్టుకున్నారో ఎవరన్న నీ యిరువులు లేవు అందుచే
వారీశులు పేరుమట్టు ప్రయత్నంవారు మట్టు మట్టు మహాబం అని పిలుచున్నవారు

شرعی گوپی ڈی گنگاں باندی چونکہ ہر صوفی کے مکان کے لیے (بیوی) میں آج تک کہی اور اہم ہیں ہوا ہے اسلئے اسکی ضرورت ہے کہ اس بارے میں ایک - لڑا جاری کیا جائے، جس میں اس کی ماحول ہو کہ ہر آبادی میں ان کو موروں کی کتاب دیئے جائیں۔ ہر صوفی میں دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مانگ اور دوسرے دیئے۔ او ان میں حوالو گچ دیئے کا کام کرتے ہیں ان کی حالت ایسی بری ہوتی ہے کہ جس سے انکی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ کارخانوں میں جہاں چمڑا رکھا جاتا ہے اس کے بالکل ناز و ہی ان کی رہائشی بھی ہوتی ہے۔ اور وہاں ان کی حالت جانوروں سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ جس طرح جانوروں کو رکھا جاتا ہے اسی طرح ان کو بھی رکھا جاتا ہے۔ جہاں ان کے مکان کے عرصہ کے لیے رہنے کے لیے رہا ہوتے ہیں وہ ان سے ابھی کہیں نازی میں کام لے رہے ہیں اور پتل پٹوار روئید سے مل کر ان کی کوٹھیں کے لیے ہیں کہ ان کو اچھی رہائش نہ ملے۔ ان لوگوں کے پاس معاویہ دیکر ریس حاصل کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی۔ اسلئے ان کو گورنمنٹ کی جانب سے معاویہ دیا جانا چاہئے۔ جس کوئی اچھی ریس نکلتی ہے تو وہ کہہ کر کہ یہاں دس فائیم کیا جائیگا یا پانچ لاکھ جائیگا " زیادہ علیہ اکمل " کی وجہ میں اسکو اہمال

of March, 1953, in respect of supplementary Demand No. 16 (G-12). The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motions moved. Now, the cut motions.

Shri V. B. Raju: If there are any points they may be raised in the general discussion on cut motions, I will be in a position to answer them afterwards.

Demand No. 16 (G-12)-57. Miscellaneous—Community Projects—Rs. 5,00,000.

Shri K. Venkat Ram Rao (Chinakandur): Speaker, Sir, I beg to move.

"That the Demand under the Head '57, Miscellaneous Community Projects' be reduced by Rs. 1 to discuss Community Projects."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the Demand under the Head '57 Miscellaneous Community Projects' be reduced by Rs. 1 to discuss Community Projects."

Mr. Speaker: The other motion standing in the name of Shri J. Anand Rao is the same as this *viz.*, to discuss Community Projects.

Shri J. Anand Rao (Sircilla—General): Speaker, Sir, I want to discuss the Policy of the Community Projects. There is a good difference between the two.

Mr. Speaker: That could be done, while discussing 'Community Projects.'

Shri J. Anand Rao: It is an important subject, Sir, I request I may be allowed to speak for five minutes on this subject.

Mr. Speaker: The hon. Member can discuss and so the cut motion need not be moved.

ی س

کو

ی

ک

لو

ے

کا

ی

کا ہے

نے

ی

ل

ے

Ag

س

د

ے

کے

نے

کا

کا ہے

ی

کے

کے

س

ک

ی

کے

S

n

ی

نے

ی

ل

لا

ک

ی

ے

کے

س

ل

ی

T

n

a

ک

ی

ل

ی

کے

ی

ی

لا

س

ی

کی

کے

س

س

س

کا

سج

ی

لا

س

س

س

س

س

س

نے

ی

لا

ی

لو

The Go r n m e n t w o u l d o s l y a v o
 a h e a r y s e n d o f f o f e g o n l i x l a o w n g o f i g
 a b o u t I n d i a a n d h e s o p u n f o o g n n o o y a e a d y
 t a k e n c a s e h e u n h o y c c n v o c o n y t o
 t a r g h t f u o w n e r s

U y n

U

y

n

ی

ک

ی

ی

ی

ی

ی

ی

ی

ی

ی

ی

ی

ی

d

d

ی

ی

ی

ی

ی

ی

ی

ی

Under the provisions of the law, the Commission is required to submit a report to the President of the United States and the Congress, and to the public, on the progress of the work of the Commission.

[illegible]

۱. ان کے ذہن میں وہ (Intuition)
 ۲. ان کے ذہن میں وہ (Intuition)
 ۳. ان کے ذہن میں وہ (Intuition)
 ۴. ان کے ذہن میں وہ (Intuition)
 ۵. ان کے ذہن میں وہ (Intuition)
 ۶. ان کے ذہن میں وہ (Intuition)
 ۷. ان کے ذہن میں وہ (Intuition)
 ۸. ان کے ذہن میں وہ (Intuition)
 ۹. ان کے ذہن میں وہ (Intuition)
 ۱۰. ان کے ذہن میں وہ (Intuition)

ہے اور ہمارا ایک با آ س م ا ا و ع ا م ر د گ ڈ
ہے دی طرح با فاء با ا ن ا ہ ا ر س ا ج ا ہ ۴

دشتری جسے آبلہ راؤ - سہرا خور - (صوفی راہب نے صوفیوں
کاٹھنوں نے اُنکے ساتھ) (۱۸۸۸) ۱۹۱۵ء میں لکھا تھا۔

پہلے حواہر لال جروسہ حال ہی میں اپنے ہاں لٹا ہوا تھا اگر اسی سرورکاری کو دور کرنا ہے، جو حوالی بڑھاتی ہے اور رزاعہ کو روک دیتا ہے، سو ایک ایسی نعمت ہے جسے آسانی سے قبول کرنا چاہیے اس طرح جہاں راز و رادے بھی پارلیمنٹ کے احکامات میں اس کی بڑی قربانی - اپوں سے لٹا ہوا نہیں ہے پارلیمنٹ سے جارا دلہن دور ہوگا۔ انکی کامیابی، جس کے پیرو حر - ی - انصار و سید لال اور

آچار لٹھلائی کے اس پر بڑی محنت کی تھی۔ جس میں پس طر لٹھا ضروری ہے۔ اگر اس پلان کا مطلب ہے کہ ہماری حقائق صوبہ حال نوہر ہانا جائے، اچھے

نعم سہلی ہوں۔ حاسلی کاٹا ہوا (Highly mechanised) طریقوں سے پیداوار کو بڑھانا چاہے تو اسکوئی قابل اعتراض بات ہے۔ لیکن ہم دیکھیں ہیں کہ ان

پراحتکس کی انکسوں کے لئے اس کا براہ لنگھا۔ جس سوچا ہے کہ آخر اس کے کون جاری موصول کے در ہے ؟ ظاہر ہے کہ اس طرح حکمہ حکمہ اپنا براہ لگا

کر انک حال بھارتنا جا رہا ہے ۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس طرح کی اسکیموں سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا ۔ انا وا سے جو رپورٹ آئی ہے اس سے ظاہر

ہونا ہے کہ وہاں کا ایئر سٹریس ٹاپ ہیوی (Top heavy) ہے۔ ہارڈک روئے سمجھاؤں پر حرج ہوتے ہیں۔ مگر اس سے ٹوی لائنہ ہیں ہوا ہے۔

سادہ سوال نہ ہے کہ کہا جاوے ملک کی غذائی ضرورت حال نامی مسکارتہ لڑنے
ہے ہر دوسری نے مالدار و سائرس (Land reforms) ہے۔

اس پر غور کرنا ہے۔ میں کہہ سکتا کہ اگر ہم آج تک ویسٹ (**شاپنگ**) کو نہ بدلے ہوئے اس طرح منتقلی کرنا چاہیں تو یہ ناممکن ہے۔ اسی میں حال

have understood what 'community' signifies. If he can distinguish between an orchard and a pine, he can distinguish between a 'community' and a crowd. What the Government of India or what the party in power does like to do is to create a community in India, while the project of the Communist Party and the P.D.F. is to create a crowd in India, because a crowd alone would serve the purpose of that party. I want to make it clear that this is not based on any political considerations. This is simply Technical Economic Plan. My friends on the other side are committed to planned economy. If they have any clear vision, let them say clearly that India does not to the line of planned economy. If once they agree to the planned economy—the plan is drawn, any loopholes or gaps may be criticised. Without taking into consideration, the implications of any plan or the technicalities of any plan, bringing in the name of America and bringing in the name of any other country and trying to hit the headlines of newspapers does not impress upon the Treasury Bench.

Now, much has been said without relevance to the point and ultimately the complaint is that it has not been brought to the notice of this House. I am agree on that point. But unless and until we have completed our surveys and estimates and give a concrete shape, the Hyderabad Government does not find it necessary to give information in parts, whereas it has been conveyed by the Government of India through the radio, through the press, through the speeches of the Prime Minister of India to every nook and corner of the country. Simply pleading ignorance here on a cut motion does not resound to the dignity of the party to which the hon. Member belongs.

Shri V. D. Deshpande: I am referring to a definite rule of the Legislative Assembly, where it has been specifically mentioned that if a new scheme comes before the House, the details have to be supplied to the House.

Shri V. B. Raju: I have already conceded that point. I have already said that why this has not been brought before the House or placed as a statement on the table of the House is for the reason that the surveys are going on, estimates are being prepared, plans are being prepared, and all these things are being done, and if it is the desire of the hon. Member to have any general note, the Government of India have issued, the Government is prepared to supply copies, and I will supply them in a few days.

Secondly, it was stated that it was a Mutual Security Pact, but the real fact is that it is Indo-U.S. Technical Co-operation Agreement. Is the hon. Member going to prevent this great country associating with any other country on technical matters through the import and export of technical knowledge, scientific knowledge? The hon. Members in opposition or others who belong to the particular political party have no objection to import ideas, but they have objection to import capital.

Shri V. D. Deshpande: No, No. It is not that.

Shri V. B. Raju: Even if the hon. Member says 'no' a thousand times, I will not be convinced.

Shri V. D. Deshpande: We are opposed to import control from outside.

Shri V. B. Raju: I have not said we are going to import control. We are not importing ideas through a voluntary desire.

Shri V. D. Deshpande: Then why should the U.S. Ambassador try to get us funds?

Shri V. B. Raju: I am coming to that point. Simply to take the name of experts who are associated with the scheme and try to picture that they are going to control our affairs, is not going to convince the intelligent men here and outside. Such a thing is meant for the consumption of the unfortunate folk, who are called by the word 'masses'. But nobody in this House is going to be misled.

The hon. Member has read the administrative set up or structure in the State. There is the State Development Board, the Chairman of which is hon. the Chief Minister. The Ministers concerned are members of the Board. There is the Secretary who is also the Development Commissioner. An American, no Russian is a member of the Committee. In this Committee is, I can declare, all-powerful and supreme and can decide what to do and what not to do. It is entirely within their competence. There is no imposition even from the Central Government, except that an uniform scheme has to be followed, the details of which have been sent to us. I do not understand how the Americans come in our way.

1330 24th July 1953 Supply Bill 1953

defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.

The Motion was adopted.

Mr Speaker The Question is

That a sum not exceeding Rs. 20,00,000 under Demand No. 16 (G 11) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.

The Motion was adopted.

Mr Speaker I am glad that we have been able to finish the Supplementary Demands although not by 12.30 but at least by 1.40. Now we shall meet again in the evening for the purpose of passing the Appropriation Bill. I think we can meet at 4.30 p.m.

Shri B. Ramakrishna Rao Mr Speaker Sir, I would suggest 4 o'clock because though the Appropriation Bill may not take much time there is a Motion to be discussed. Perhaps some of the hon. Members may like to say something on that. After this we have some social function at 5.30. I should think Sir, that 4 p.m. would be more convenient.

Mr Speaker I think we can discuss from 1.30 to 5.30. In about 15 or 20 minutes we can finish the Appropriation Bill and then we can finish the other work by 5.30 and be in time for the social function. Unless the Members are inclined to talk a good deal on the Motion we should be able to finish our work by 5.30 p.m.

Shri B. Ramakrishna Rao In that case, Sir, we may meet at 4.30 p.m.

The House then adjourned for lunch till Half Past Four of the Clock.

The House re-assembled after lunch at Half Past Four of the Clock.

[*Mr. Speaker in the Chair*]

L. A. Bill No. XXVI of 1952, The Hyderabad State Supplementary Appropriation Bill, 1952.

Mr. Speaker: Dr. G. S. Melkote.

The Minister for Finance (Dr. G. S. Melkote): Mr. Speaker, Sir, I beg to introduce L. A. Bill No. XXVI of 1952, The Hyderabad State Supplementary Appropriation Bill, 1952, The Bill has the recommendation of the Rajapramukh.

Mr. Speaker: The Bill is introduced.

Dr. G. S. Melkote: Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"That L. A. Bill No. XXVI of 1952, The Hyderabad State Supplementary Appropriation Bill, 1952, be read a first time. The Bill has the recommendation of the Rajapramukh.

Mr. Speaker: Motion moved:

"That L. A. Bill No. XXVI of 1952, The Hyderabad State Supplementary Appropriation Bill, 1952, be read a first time."

Shri V. D. Deshpande: Mr. Speaker, Sir, The Appropriation Bill is being read for the first time. I believe that to-day is the last day of the present Session. We have discussed so many things here, and to-day we will be passing, what is supposed to be, the Supplementary Appropriation Bill.

On this occasion, I do not wish to take much time of the House. As such, I will simply say that we have gone through the experience of the first Budget in the first elected Assembly. Our experience has been varied on different topics; some times, we have had similar opinions; on many, we differed too. But, while we part to-day—I feel, all the hon. Members of this Assembly will also go with this feeling—that we have tried our level best to understand each other and put forward one's own view so as to be more and

more beneficial to the masses and to the masses and more to change them his is to make it more democratic and more tolerable. In this House I had occasion to express my feelings and many times strongly so. But I will expect that the Billings will be taken in their objective view and not subjectively as such. In our own understanding, of course, we will point out to me Sir if I may say so according to our wishes and understanding honestly different people have been trying to put forward their view and there is a very much better have anything to contribute or to contribute anything to my body as such. We in our own light have been putting things and we will be putting things in future as well. There will be many occasions to contribute and indeed there were many times we had to differ from each other with that sincerity of purpose and with that conviction which every party has and which every individual within the society has.

With this I believe that on this occasion I should draw the attention of the Hon. Mr. Attor to the many expectations which were there in our minds for the past two months and which remain unfulfilled even to this day. I need not draw the attention of the hon. the Chief Minister to what I am alluding because he is aware of it—he should be—I mean about the political situation in our State and our demand to bring it to normalcy. I will take this opportunity to appeal to him that he should give this occasion by announcing something which would satisfy this side of the House and which will make it clear to us that at least after the experience of three months the hon. the Chief Minister and the Treasury Benchers are in a position now to say that it is possible in Hyderabad to work in the coming days in our own way on a democratic path that has been chosen by all the parties at present. As I said the other day *‘First Beggs Trust’* I believe that applies not only to this side but also to the Treasury Benchers.

I must put before the House my regret and feeling that the Treasury Benchers have been moving too slow in the matter of settling matters here. Further also I had occasion to refer to that if it should not be possible for the people or the popular Government to cut the *Red Tape* then from whom should it be expected?—Not from the regular administrative services who have been by nature accustomed to *Red Tape* and to slow moving.

I will appeal on this occasion to the hon. the Home Minister and the hon. the Chief Minister to release all the detente and to create an atmosphere which will make us believe that the Government is prepared to change the whole situation and bring normal life in Hyderabad. Earlier also, I had referred to the incidents that took place in Telangana. On this occasion, I will put forward very clearly before the House that in the coming by-elections and in the coming days, it will not be our party or our organisation which will in any way create a situation which is supposed to be 'disturbed'. Of our own, what we have decided, we are following and we will be following. But, I am afraid, that things are changing on the other side. Probably, the feeling is gathering in some sections and a hon. Member on that side, some time back, probably jocularly, told me that all the violence was on this side once, why not a little violence on that side now? Violence whether it is from this side or that side, is not going to help the situation. I have made the position very clear. Therefore, I take this occasion again to request the Treasury Benches to immediately solve this problem of political amnesty and create a situation which will not keep that heart-burning which is there for the last so many years. I do not believe that the hon. the Chief Minister wants to continue this any longer. On occasions when I had interviewed the hon. the Chief Minister privately, he assured me that he was trying to see that situation changes. Why not change it at present—that is my appeal to him.

As regards the other matters that have come up in the Budget, I have already expressed my views: sometimes we agreed; sometimes we differed; though we beg to differ we may co-operate also. These are the few things which I wanted to put before the House; and I hope they will be taken into consideration by the hon. the Chief Minister.

Shri B. Ramakrishna Rao: Mr. Speaker, Sir, I am grateful to the Leader of the P.D.F. party, the hon. Member for Ippaguda, for his speech—the tone of his speech and the spirit of his speech, at this moment. I am very glad to be able to say that during these two brief sessions that we have had, my experience which is a sincere expression of feeling shows that we have almost come up to our own expectations. In spite of

could, I have been complaining that many of the things that should not have been opposed were opposed; but, apart from that, I am sure, on certain fundamentals we all agreed, and there need be no bickering or difference about those fundamentals. I am quite sure, by and by, we will be able to understand one another much more than we have been able to do in the past. As I said, '*Trust does beget trust*' and it should be mutual—I quite agree with my hon. friend.

On the part of the Government, I must say, that at least soon after, since we have taken charge on the 6th March, 1952, we have been anxious to make friends, if I may say so, with the erstwhile Communist Party or the P.D.F. party, whatever you may call it. We have felt that there is some sincerity of purpose with them and that sincerity of purpose, we want to exploit—if I may use that term in a good sense and not in a bad sense. So far as services to people are concerned, I am sure, we will all continue to pursue that spirit in our future working.

My hon. friend has alluded to a point which he has been taking up with me very often, *viz.*, the release of detenus and certain other allied matters. I can say without fear of contradiction that we have been pursuing a policy which ought to result in a better understanding of one another. The number of detenus still unreleased and for whose release my hon. friend is pressing, is now small enough; but that is not to say that I or my colleague, the hon. Minister for Home is not going to reconsider the matter. As a matter of fact, if I may say so, we have been so busy in this House that it has not been possible for us to review certain other cases which would have been reviewed if we had some time. Now that to-day we are closing this session, it will be possible for us very soon to review that List and perhaps, it will be possible for us also to satisfy, at least to a certain extent, the expectations of my hon. friend. We are not eager to keep behind the bars Members of any party or the P.D.F. or the Communist Party without reason or rhyme. Unless there are special reasons, I may assure my hon. friend that he will find me very co-operative in the matter of releasing detenus. '*The proof of the pudding is in the eating*'—This saying, everybody knows. I need not make promises and my hon. friend will himself find that I am very sincere about it.

After paying this compliment to the Opposition, I am sure, everybody in this House will agree that the proceedings

L. A. Bill No. XXVI of 1952, 25th July, 1952. 2087
the Hyderabad State Supplementary
Appropriation Bill, 1952.

Dr. G. S. Melkote : Speaker, Sir, I beg to move that L. A. Bill No. XXVI of 1952, The Hyderabad State Supplementary Appropriation Bill, 1952, be read a second time.

Mr. Speaker : The Question is :

“That L.A. Bill No. XXVI of 1952, The Hyderabad State Supplementary Appropriation Bill, 1952, be read a second time”

The Motion was adopted.

Mr. Speaker : There are no amendments. I shall put Clauses 2 and 3 with schedule to vote.

The Question is :

“That Clauses 2 and 3 with schedule stand part of the Bill”.

The Motion was adopted.

Clauses 2 and 3 with schedule were added to the Bill.

Mr. Speaker : The Question is :

“That the short title and commencement stand part of the Bill”.

The Motion was adopted.

The short title and commencement, i.e., Clause 1 was added to the Bill.

Dr. G. S. Melkote : Speaker, Sir, I beg to move that L.A. Bill No. XXVI of 1952, the Hyderabad State Supplementary Appropriation Bill, 1952, be read a third time and passed.

At this juncture, I must necessarily say that the whole House has shown extreme consideration to me. I took up the Finance Department fully conscious of my own ability. The Interim Budget was passed and again now, the final Budget too was passed. During this short period I had tried my best what is humanly possible. I am also perfectly aware of that I have not been able to come up to the expectations of the House. I can only say this much: it lies with me to strive but it is for the House to appreciate what little I have

جاری کریں دیکھیں انکے ارباب و عورتاں اور یہاں پر سے جتنے روبرو ہیں
کی کہ فٹنل سوئس آف ریوسو نو مر ٹریں مل کر دینا چاہئے و اگر باڈا
ار ہوگا ہمارے کا سوئس نو دیکھوں ہوا کو ۱ معلوم ہوا ڈاڈا مال
انکوائری کمیٹی سنہ ۱۹۳۸ ع کی سال کی ہوں تصویریں موصول تھیں آئی و جو
موصول کی گئی وہ بھی ڈاڈا مال ہوا آف و (Financial point of view)
سے ہارٹ اے اسدی اسس (Paul A de Bhalala) اعلیٰ مر ٹریں ہوا
ہوگا اس طرح چلی مر ۴ اس دورے اسٹل ۱۷۸ نے معلق سے ارباب نو نام
کرنا دوسرے اس نے ٹاڈا فٹنل ورس آف ریوسو نو جہر ہر ہڈا اصول
کرنا اور سمجھ کر یہ بھی کہ ہارٹ آف اسس نو و راہیں دور
لے کمر (Confer) کے لیے حاشا اٹھائی ٹریں سے ہوا و سب ناانکم کس
سے نارہوئے نا کس اور جہر سے فٹنل آف ریوسو ورس نے معلق سے
میں حساب سے اکا معلق ہیں رہگا اٹالارن یہ ہوا ڈاڈا دور نے مادے اٹھ
فٹنل سوئس آف ریوسو کے حوالہ اسس نو بھی وہ اس کے ہول ٹریں نے مادہ
حم ہو گئے اس ہولڈا س (Bokl step) نے لیے ڈاڈا حاشا ہوا ڈاڈا نے معلق
سے سامنے رکھے انکے حوالہ سوئس آف ریوسو ریلوئے انکم کس ورس ڈس
وہیں ہے وہ سٹر کو سٹل ہو گئے اور اس ڈاڈا لاری حاشا ہوا ڈاڈا ہاری آئی نم
ہو گئی اور ہارا اکا یک سلس (Economic Balance) درہم رقم ہوگا
۴ بھی دسور سا سٹل اچھی طرح حاشی بھی ڈاڈا ہوئے والا سٹ مر ٹریں
مر مسئلہ کا لاری سمجھ نہ ہوا کہ رہا اب الی مطلقہ طور سے یہ ضرور
ہو گئی لیکن پھر بھی ہر ایک رہا سٹ نو آئیے اپنے مرٹریں (Merits)
کے لحاظ سے کسٹمر (Consider) ٹریں کے لیے اس ڈاڈا حاشی کہ یہاں
اس لو کس (Dislocation) فٹنل سوئس آف ریوسو میں ہوا
ہے اسکو اٹھسٹ کا حاشیہ چاہا دورے دن سال کی مدت دی جس میں نہ
ریوسو (Review) کا حاشیہ اور اس اسٹریں نو ڈاڈا ٹریں ایک مطلق
پر لانا حاشیہ اس کے لیے محفل رہا سوئس سے اگر سمجھ کرے کی لغات ہیں۔ انکے
سب انک ماسٹر کمیٹی آئی اور حشر آڈ کے حالات کا مطالعہ کرے اور حاشیہ کرے
کے بعد ڈاڈا (Data) فراہم کیا۔ اور عام فکروں مر ٹریں حکومت کے
سامنے رکھے۔ اس کے لحاظ سے اس سے مراد دینا کہ ہوا ڈاڈا کے مالا (۱۹۱۶) ٹریں نے
فٹنل سوئس آف ریوسو (Fiducial sources of Revenue) حوالہ سٹر پر
سٹل ہوئے ہیں اکا کسٹمر (۱۹۱۶) کروڑ روپہ مالا ہوا ڈاڈا حاشیہ اس نو اس وہ
کی حشر آڈ گورنمنٹ نے موصول کیا لیکن دوسرے ہارٹ "ی" اسس جہرے۔ دور
وہیں ہیں ان کے حوالہ سوئس سٹر پر سٹل ہوئے ان کے ٹریں ڈاڈا
ہمارے کسٹمر سے کیا حاشیہ نو معلوم ہوا کہ ہارٹ "ی" کی سب رہا سوئس نو

لہا سکتے ہیں کہ حیدرآباد کا مطالبہ اور یہ مطالبہ اور اس کی تکمیل
ہوئی جائے۔ مطالبہ دے دو اور اس کو منظور کر دے اور لگا کر اس میں سطر
اور اس میں دیکھ کر دے اور اس میں لگا کر دے اور اس میں لگا کر دے اور اس میں
کی حالت کو دیکھ کر دے اور اس میں لگا کر دے اور اس میں لگا کر دے اور اس میں

**Shri V. D. Deshpande*: The memorandum that has been placed before the House, has raised issues, with which, I believe, this side of the House is also in general agreement. I am not going out of my way when I quote here that Shri Rajagopalachari also recently raised this point in the Madras Assembly. He expressed the view that a little more autonomy is necessary for the States. If a province like Madras which has not gone through that amount of turmoil and suffering as we have for many years, should feel the necessity of filling up the deficit and strengthening the finances, we in Hyderabad, who have gone through much more turmoil and trial, will be justified in demanding from the Centre that they should look also to the interest of the peoples of Hyderabad. I am deliberately using the word 'Peoples of Hyderabad' because this State has the peculiar position of being made up of different nationalities, Andhra, Kannada, Maharashtra and those of the Urdu tongue. All these people have to be developed and their interests have to be kept in view. Our needs are much more because of that, and it makes our administration much more complicated. Therefore, this aspect has to be emphasized in putting forth our demand.

Another aspect is that one-third of the State is under, what is known as, Jagir areas. It was only recently taken over by, what I should say, the Diwani. The need to develop this backward area, which suffered due to lack of educational facilities, communication facilities, and medical aid facilities, is urgent. This area is not small. It comprises of nearly 7 thousand villages. The Government of India should take into consideration this aspect and we will be perfectly justified to demand that the necessity of ameliorating the conditions of the masses in Hyderabad State is much more than in some other places. While expressing my views on this, I must say that I am in general agreement with the views expressed in the Memorandum. Of course, it is but natural that when a Memorandum has been presented on behalf of

the Government and when we on this side of the House express our general agreement, it should be understood to be the views of the people as a whole.

As regards the estimated objectives given in this Memorandum—this is not the occasion to comment on that and I do not wish to comment on that as such but let me make it clear that probably the picture is different. We have our own views on this. But that is not the pertinent point or the more important side of the points mentioned in the Memorandum. But the main principle is, we feel, that the agreement which was reached earlier as has been expressed by the mover of the resolution—was based on facts that existed during the abnormal conditions. If it is granted that the situation then was abnormal, the problem has to be studied *de novo*. I believe that not only the revenue gap should be considered, but the special aspects, the peculiarities in Hyderabad must be taken into consideration. I have had occasion to meet the members of the Finance Commission and I tried to impress that the revenue gap has to be reviewed because the years which have been taken into consideration—from 1947-50—were abnormal in Hyderabad State. Before Police Action, the then existing Hyderabad Government had declared a war on the people and to that extent inflated the expenditure, in Police and Defence Departments. To take that as the normal situation, while deciding assets and liabilities, resources, income and expenditure will not be justifiable. I am glad to inform the House that the Finance Commission also appreciated the point, but they pleaded their inability to do anything to the existing structure, because their terms of reference were much restricted. I would request the Government of Hyderabad, which is the competent Government at present, that they should present this feeling also to the Government of India that much injustice was done to Hyderabad as far as revenue gap was concerned.

Regarding defence expenditure, Sir, in the past the then existing Government of India used to station armed contingents at Secunderabad and for that purpose, I believe, the Berar Agency was conceded and out of that the expenses were met and in addition more than 26 lakhs or 29 lakhs used to be paid to us. In this memorandum the Government of Hyderabad has demanded 29 lakhs of rupees. That they have justly done and I will support that. As such, even though

the Centre has taken over the defence expenditure, they are not, in fact, incurring any special defence expenditure on Hyderabad. The stationing of troops is not done as before and if that is a fact, it is a saving to the Government of India to the tune of about 2 crores of rupees. They should give this money back to Hyderabad. We are justified in demanding that, in view of our backwardness and in view of the particular situation obtaining here.

Again, about the income-tax, I am in full agreement with the views in the Memorandum and as the Finance Minister has stated, while taking into consideration the income-tax, its full growth in Hyderabad in the coming years ought to have been considered. When we began to impose this tax here we had just begun it. The other day I had gone through the figures, but I am unable to understand the mathematics behind it. While arriving at the averages the two years had to be considered, but the collections of only one and half year were taken into account. I learnt mathematics in primary, middle school and high schools and I learnt that averages are considered according to the periods; but here I find that the average of one year was arrived at by dividing $1\frac{1}{2}$ years by 2 years. Therefore we lost about 50 lakhs of rupees or so. We are justified in demanding that at least that year in which we had collected income tax throughout the year, should be considered as the base year. The trick that was done was that the collections of those $1\frac{1}{2}$ years were divided not by 18 months, but by 24 months. This was multiplied by 12 and thus the average for the year was found out. It has done injustice to us. We have a right to ask them to make the correct calculation. I had occasion to discuss this point as well with members of the Finance Commission. To that extent I am in complete agreement with the Memorandum.

Another aspect which I believe the Government of Hyderabad should take up with the Government of India is about the various items which we have to pay. Probably a reference to this is already there and I will not allude to it. But just as certain of our resources have been taken over, similarly as regards some other items our needs have been bound down. Hon. the Chief Minister and the Treasury Bench know the different items which are charged and which we have perforce to pay. I believe that the Government of Hyderabad should plead with the Government of India that we should be free to decide for ourselves according to the

situations according to the circumstances and our disposal. At least this side would be in full agreement that the Government of India that those affected accounts should be fixed so as to give us more resource.

Then there are a few other points in the memorandum. About the development plans I would not like to go into details just at present. We stand for more and more development plans. So it does not need any argument to say to support the development plans is the duty of the Government. Of course I may be permitted to say that it is not enough having plans. We have to formulate them in a responsible manner much greater compared to other States which had the experience of having a democratically elected Government for the last decade or so. We who are post-independence elected Government have much more difficulties and responsibilities compared to them. Therefore I believe the Government of India should necessarily pay more attention to us than what they paid to Madras and Bombay as such. Therefore, through you Mr. Speaker Sir and through the Treasury Benchers and through the House as a whole I appeal to the Government of India to take all these aspects into consideration. Let me not be misunderstood. When we stress this point it may not be interpreted as a tendency to go away from the Centre. This point I wish to make perfectly clear because day in and day out it has been alleged if not in this House elsewhere that those who demand more rights to the States or to the Provinces are against the Centre. Permit me to say that I stand for unity in diversity. But the fact is that diversity does exist. There are different nationalities—or if that word is not permitted—different cultural groups existing in different parts of India which have to be developed. If we do not develop them if the different limbs of the body are not developed, I do not think the body-politic, the economic politics and the socio-politics of the country as a whole could be developed. That is the reason, why I believe we will be justified in stressing this point. This is our right, having taken part in the national movement for the last so many years having sacrificed so much it is our right and by right we can demand of the Government of India that they should give us sufficient help.

Therefore making it very clear that generally we are in agreement with this memorandum I believe the Government of Hyderabad should with the backing of the entire

to the Indian Finance Commission on 16.7.1952 and in reliance upon the Government of India to accept the demand for the increase of subvention and grants in aid to Hyderabad State particularly in view of the importance of the execution of the Five Year Plan and the fulfilment of the urgent financial requirements of the State.

The Motion was adopted

Announcements by the Speaker

Mr. Speaker I want to make the following announcements:

The Privileges Committee that has been appointed has asked for extension of time for presenting its reports till 15th September 1962. In spite of the fact that the Session was going on the Committee met four times but could not finish its work.

Therefore extension upto 15th September 1952 has been granted.

(PAUSE)

The last announcement I have to make is about the proto-
gation of the Assembly

I have received a communication from the Rijnmannukh stating that he is pleased to add under Art 171 read with Art 288 of the Constitution of India that the present Session of the Legislative Assembly be prorogued from now.

The Assembly was then adjourned

